31

مارچ
۲۰۲۳ء

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

رمضان کریم

ARMUGHAN, PHULAT, پھلت ضلع مظفر نگر
MUZAFFAR NAGAR-251201. (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

جلد ۳۱ شمارہ ۳ مارچ ۲۰۲۳ء مطابق رمضان ۱۴۴۴ھ

سر پرست :

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

مجلس مشاورت

☆ مولانا محمد طاہر ندوی

☆ مولانا محمد اقبال قاسمی

☆ مفتی محمد ھارون مظاھری

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں

ہر قسم کی چارہ جوئی کیلئے مظفرنگر کی عدالت سے رجوع کیا جائے

مدیر

وصی سلیمان ندوی

پتہ

دفتر ارمغان

پھلت ضلع مظفر نگر

Phulat, Distt. Muzaffar Nagar

251201 (U.P.) INDIA

Mob : +91-7060450315

9359774316 , 9412411876

e-mail : arm313@gmail.com

armuganphulat@yahoo.com

Website: www.armughan.net

سرکولیشن انچارج: محمّد حنیف قاسمی

سرکولیشن منیجر : عبدالقدیر انصاری

مشیر اعزازی: ایوب بھائی بارڈولی والے

چیف رپورٹر : محمد ادریس قریشی

مشیر قانونی : امجد علی ایڈوکیٹ

موبائیل : 9897354040

زرتعاون

❖ فی شمارہ 25روپے ❖ سالانہ 300روپے ❖ سالانہ رجسٹرڈ ڈاک سے 500روپے

❖ اعزازی تعاون 1000روپے ❖ بیرونی ممالک سے 30امریکی ڈالر ❖ لائف ممبر شپ 8000روپے (برائے ۲۰سال)

پرنٹر پبلشر محمد ادریس قریشی نے ڈیلکس پریس راج مارکیٹ مظفرنگر سے چھپوا کر جمعیت شاہ ولی اللہ کیلئے پھلت ضلع مظفرنگر سے شائع کیا

(مدیر: وصی سلیمان ندوی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرس

☆	(اداریہ)	وصی سلیمان ندوی	۳
☆	آیئے ہدایت کے موسم بہار کا استقبال کریں!	مولانا محمد کلیم صدیقی	۵
☆	روزہ دار (نظم)	ڈاکٹر جمیل احمد شاد	۹
☆	روزہ کی خصوصیات	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۰
☆	اکابر کا رمضان	مولانا حنیف قاسمی	۱۳
☆	رمضان کی برکتیں (نظم)	عبدالغفار زاہد سلفی	۱۵
☆	ماہ رمضان کیسے گذاریں؟	حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی	۱۶
☆	شب قدر، فضیلت واہمیت	مولانا حماد نعمانی قاسمی	۲۲
☆	ملفوظات	حکیم الامت حضرت تھانویؒ	۲۴
☆	فرضیت صیام کا مقصد	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی	۲۵
☆	ادائیگی زکوٰۃ، چند قابل توجہ امور	مولانا توحید ندوی	۲۸
☆	....فارغین مدارس کی خدمت میں	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۳۰
☆	...ورنہ آگ آپ کو بجھادے گی!	مولانا ناصر الدین مظاہری	۳۳
☆	گلشن تری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا	وصی سلیمان ندوی	۳۵
☆	خبروں کی دنیا	محمد سعد ادریس قریشی قاسمی	۳۹
☆	آخری صفحہ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۴۰

○ اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت **مارچ** سے ختم ہورہی ہے، رسالہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے دفتر کو اطلاع دیں یا فوراً رقم ارسال فرمائیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اداریہ

رمضان المبارک
کچھ مشورے کچھ گذارشات

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ایک بار پھر ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہم پر سایہ فگن ہونے جا رہا ہے، ہمیں رمضان کی سعادتوں سے فیضیاب ہونے کا سنہرا موقع ایک بار پھر میسر ہونے جا رہا ہے، اور انوار وتجلیات کے ساتھ اب ایمان وعمل کی بہار آنے کو ہے۔ یہ مہینہ نیکیوں اور طاعات کے لئے موسم بہار، اور رحمت کردگار بن کر آنے جا رہا ہے، یہ تمام اسلامی مہینوں میں سب سے عظمت، فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے، اس مہینہ میں ایمان واحتساب کی شرط کے ساتھ روزہ رکھنے سے پچھلی زندگی کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس میں ایک نیکی فرض کے برابر اور فرائض ستر فرضوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور اسی ماہ کی ایک رات شب قدر ہے جو اپنی عطاو بخشش کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے افضل قرار دی گئی ہے۔

اسلامی مہینوں میں رمضان واحد ایسا مہینہ ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے، اس ماہ کی شب قدر میں قرآن مجید کا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نزول ہوا، اس بنیاد پر بعض علمائے اسلام کا خیال یہ ہے کہ رمضان مبارک اور قرآن کریم کا باہمی تعلق جسم اور روح جیسا ہے۔ اور اسی لئے انھوں نے اس ماہ میں قرآن کی تلاوت کو سب سے افضل اور برتر عبادت قرار دیا ہے۔

رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالی کی طرف سے ایک منادی اعلان کرتا ہے: اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب رک جا۔ اس اعلان کا اثر پورے مہینے، ہم اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رمضان میں نیکی اور عبادت کا عمومی رجحان اور میلان بڑھ جاتا ہے، اور ہر نیک کام میں حیرت انگیز حد تک ذوق وشوق پایا جاتا ہے۔

یہ مشاہدہ ہے کہ دین اسلام کے تمام ارکان واعمال ایک دوسرے کے لئے معاون اور تقویت کا ذریعہ بنتے ہیں، کوئی بھی ایک عبادت کسی دوسری عبادت کے لئے تقویت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو رمضان کا روزہ سال بھر کے گیارہ مہینوں کی عبادت کے لئے تقویت کا سامان پیدا کرتا ہے۔ روزہ کی وجہ سے دوسری عبادات کا ذوق اور قوت پیدا ہوتی ہے، اور اس کی وجہ سے ذکر وتلاوت، اور اد واذکار، نفل نمازوں کی کثرت، تراویح، اشراق، چاشت، اوابین، صلاۃ الحاجت، صلاۃ التسبیح، اعتکاف اور دعاؤں کی کثرت کے ساتھ صدقہ وخیرات، ہمدردی وغم گساری، اور دوسری بہت سی عبادات کا انجام دینا آسان ہو جاتا ہے۔

خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لئے عبادات کے جتنے بھی طریقے بتائے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہے، نماز خدا کے وصال کا ذریعہ ہے، اس میں بندہ اپنے معبودِ حقیقی سے گفتگو کرتا ہے، بعینہ روزہ بھی خدا تعالیٰ سے لَو لگانے کا ایک

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ذریعہ ہے۔حدیث مبارک میں ہے کہ رمضان شہراللہ ہے، رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مبارک مہینے سے رب ذوالجلال کا خصوصی تعلق ہے جس کی وجہ سے یہ مبارک مہینہ دوسرے مہینوں سے ممتاز اور جدا ہے۔

رمضان اللہ تعالیٰ کی جانب سے شاہی عنایات کا موسم بہار ہے، اس لئے وہ ہمارے اوپر بوجھ بن کر نہیں آتا کہ اس کے آتے ہی ہم پر ایک طرح کا ہول اور انجانا خوف طاری ہوجائے، اور ایسا محسوس ہو کہ ہم اس کے بوجھ کے نیچے دبے جارہے ہیں، بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ایک ابر کرم اور رحمت کی موج بن کر آتا ہے۔اور بے پناہ رحمتوں کی مینہ برساتا ہوا گذر جاتا ہے۔خوش قسمت وہی لوگ ہوں گے جو اس ماہ مبارک کی قدر کریں گے، اور اللہ کی عطا سمجھ کر ہر طرح سے اس کا استقبال کریں گے۔اور اپنے دامن مراد کو بھر لینے کے لئے، ہر عمل کے لئے تیار رہیں گے۔

اسی کے ساتھ ساتھ اس ماہ مبارک میں ہمیں اپنی سماجی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا بھی احساس کرنا چاہئے، دیکھنے میں آیا ہے کہ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں اس ماہ مقدس کی راتوں میں کھانے پینے اور خرید وفروخت کی زبردست دھوم ہوتی ہے۔ بالخصوص نوجوان حضرات پوری پوری رات گلی محلوں اور چوراہوں پر تفریح کرتے اور ہوٹلوں میں بیٹھ کر گپ شپ کرتے گزار دیتے ہیں۔ دیر رات تک شاپنگ کرنے اور سیر سپاٹے کرنے میں ان کی راتیں گزر جاتی ہیں، ہمیں ایسے نوجوانوں کو تلقین کرنا ہوگی، اس مقدس مہینہ کا پاس ولحاظ کرنے کی مہم چلانا ہوگی، ان کی ان حرکتوں سے باز رکھنے کے لئے سماج کے باا ثر لوگوں کو آگے آنا ہوگا، ان غلط رجحانات کے خلاف انہیں مخلصانہ کوششیں کرنی ہوں گی، نوجوانوں میں پائی جانے والی برائیوں کو تدبر ودانش مندی کے ساتھ روکنا ہوگا، اگر ہم اس میں کامیاب ہوجاتے ہیں تبھی ہم رمضان کی سعادتوں سے کما حقہ فیض یاب ہو پائیں گے۔

ماہنامہ ارمغان کی اصل خصوصیت، اور اس کی شہرت کا اصل سبب، اس کے دینی وعلمی مضامین سے زیادہ، اس کی پابندی وقت سے اشاعت اور مسلسل بروقت ترسیل رہی ہے، اور تقریبا ۲۸ رسال لگاتار اس رسالہ نے اپنا یہ معیار قائم رکھا ہے۔لیکن گذشتہ دنوں پہلے کرونا کے باعث، اور پھر کچھ دوسرے ناسازگار حالات کی وجہ سے، اس میں رکاوٹ اور تاخیر پیدا ہوئی، اور مجبوراً کئی ماہ کے لئے مسلسل اس کی اشاعت بند رہی۔اب مارچ کے تازہ شمارہ سے اللہ تعالی کی رحمت اور اس کے فضل وکرم سے ہم پھر سے اسے مسلسل شائع کرنے کے لئے پرعزم ہیں، اور اللہ کی ذات سے امید کرتے ہیں کہ اس کی توفیق اور عنایت سے ہم دوبارہ اس کا تسلسل اور اس کی آب وتاب واپس لانے میں کامیاب ہوں گے۔اس دوران بڑی تعداد میں ارمغان کے قارئین کی جانب سے مسلسل اس کی اشاعت اور ترسیل کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے، اور لگاتار اس کی مانگ کی جاتی رہی ہے، اور شاید ان کی حوصلہ افزائی اور مطالبہ کے سبب ہی ہم دوبارہ تازہ دم ہوکر آپ کے درمیان حاضری کے لئے تیار ہوسکے ہیں۔اس کام میں ہماری تحریک کے قافلہ سالار اور سرپرست حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی کی مسلسل دعائیں اور توجہات اور اس راہ کے لئے ان کی فکرمندی ہمارا اصل سرمایہ ہے، اور ان کی اسی متاع کے سبب ہم پہلے سے زیادہ آب وتاب کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھنے کے لئے پرامید ہیں ۔اپنے مخلص قارئین سے ایک بار پھر اس ماہ مبارک میں توجہ اور دعا کی درخواست ہے۔

وصی سلیمان ندوی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

قند مکرّر

آیئے، ہدایت اور رحمت کے موسم بہار کا استقبال کریں!

مولانا محمد کلیم صدیقی

لیجئے دیکھتے دیکھتے،شعبان کا اواخر آ گیا،اور نیکیوں اور رحمتوں،مغفرت وتقویٰ اور قبولیت دعا کا موسم بہار آیا ہی چاہتا ہے اگر چہ قرب قیامت کے زمانہ میں ماہ مبارک کی قدر دانی کا جو حق تھا وہ ادا کرنا تو در کنار، بلکہ وہ اذیت ناک مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جن کا ہم لوگ اپنے بچپن میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، اچھے خاصے مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسجدوں کے باہر دن میں ہوٹلوں میں اللہ کی رحمت کی ناقدری، ہمارے بھائی کھلے عام روزہ خوری کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں، مگر اس کے باوجود مسجدیں بھر جاتی ہے، جو لوگ عام دنوں میں مسجد کا راستہ بھول جاتے ہیں، وہ ماہ مبارک میں پابندی سے جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں، گھروں میں رکھے ہوئے قرآن مجید جن سے بعض گھروں میں پورے سال دھول بھی نہیں جھاڑی جاتی، ان گھروں میں بھی کچھ نہ کچھ قرآن مجید کی تلاوت ہونے لگتی ہے، وہ رمضانی حافظ جس کا رشتہ قرآن مجید سے گیارہ مہینے کٹا رہا، وہ بھی محنت اور جانفشانی کے ساتھ تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لئے یاد کرنے اور ایک دوسرے سے دَور کرنے میں مصروف دکھائی دیتے ہیں، وہ لوگ جو غیر رمضان میں روزے کا تصور بھی نہیں کر پاتے اللہ کے کرم سے ان میں سے بہت سے لوگ سخت خشک اور گرم موسم میں روزہ کی پابندی کرتے ہیں، جن کے گھروں کے چولہے گھر کے باہر کے لوگوں کے لئے بے فیض ہوتے ہیں، کچھ نہ کچھ افطار کے وقت مسجد کے روزہ داروں یا پڑوس اور رشتہ داروں کے لئے ان کے یہاں سے بھی خوان لگا کر ہدیہ ہوتے دکھائی دیتا ہے، غریب سے غریب مسلمان بھی اس فکر میں رہتا ہے کہ اس کا ہاتھ بھی کچھ دیر کے لئے الید العلیاء (دینے والا ہاتھ) بن جائے، آخر اس مبارک ماہ میں اور نیکیوں کے موسم بہار میں کچھ تو ہے جو پہلے کے مقابلے نیکیوں کا ماحول دکھائی دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی کتنے گنہگار جرائم پیشہ ہیں جو اس ماہ مبارک میں اپنے نفس پر صبر کر کے گناہوں سے باز رہتے ہیں، کتنے شرابیوں کو دیکھا ہے جو ماہ مبارک میں نہیں پیتے، اسی طرح جوئے، سٹے، قمار بازی اور زنا کاری میں مبتلا کتنے لوگ ہیں جن پر نہ جانے کس غیبی اثر سے مرعوبیت کی وجہ سے اپنے گناہوں سے باز رہنے کی قوت آ جاتی ہے، جس کے لئے وہ غیر رمضان میں آخری درجہ کی کوشش کے باوجود قادر نہیں ہو پاتے۔

اصل یہ ہے کہ یہ کائنات اور اس کی ساری چیزیں میرے خالق و مالک رب کریم نے ہم انسانوں کے لئے بنائی ہیں:

وسخرلکم ما فی السماوات وما فی الارض جمیعا منه، (الجاثیۃ:۱۳)

اس نے تمہارے لئے مسخر کیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو اپنی طرف سے۔

اور انسان کی فطرت کو احسن الخالقین رب نے تلون مزاج بنایا ہے، اس کو مسلسل ایک ہی حال راس نہیں آتا بلکہ اسے اتار چڑھاؤ چاہئے، ایک سا ماحول اگر نعمتوں در نعمتوں کا بھی ہو تو یہ انسان اس سے اکتا جاتا ہے، اس لئے اس کائنات میں رب کریم نے ماحول کو ایک طرح کا نہ رکھ کر اتار چڑھاؤ رکھا، اور پورے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نظام کائنات میں علیم وحکیم اور خبیر رب نے انسانی فطرت کے لحاظ سے موزوں ترین نظام بنایا، ہر چیز کے لئے ایک سیزن اور موسم، ایک وقت اور مقدار معین کے لئے طے فرمایا، کبھی گرمی کبھی سردی کبھی برسات، ان موسموں کے لحاظ سے ان سے مناسبت رکھنے والی اشیاء، اناج، پھل، سبزیاں، دوائیں اور ہر چیز کو سیزن اور موسم کے لحاظ سے ان کی بہتات کا نظام بنایا، ذرا تصور کیجئے، اگر گرمی کا موسم ہمیشہ رہے، تو انسان کتنا پریشان ہو جائے، اور سردی کا موسم متواتر ایک سارہے تو ہمارا کیا حال ہو جائے، اور خشکی سال بھر رہے تو زندگی کتنی مشکل ہو جائے، اور اگر پورے سال برسات ہی ہوتی رہے، تو انسان کتنی مشکل میں پڑ جائے۔

پھر تکوینی طور پر احکم الحاکمین کی طرف سے ان موسموں کی تبدیلی کے ساتھ پھل سبزی اناج وغیرہ کا موسم اور سیزن بدلنے کے ساتھ ان پھلوں سبزیوں اناج اور دواؤں کا کام کرنے والے تاجروں اور کاروباریوں کی ساری زندگی ان موسموں اور سیزنوں سے وابستہ رہتی ہے، ان موسموں میں صحت اور بیماریوں کے لحاظ سے بھی لوگوں کے سیزن اور موسم ہوتے ہیں، اسی طرح ڈاکٹروں، تاجروں اور کسی بھی طرح کا کام کرنے والوں یہاں تک کہ ملازموں اور مزدوروں کو بھی اپنے اپنے کمائی کے سیزن اور موسم کا انتظار رہتا ہے، اپنے تجارتی سیزن سے جو کاروباری فائدہ اٹھا لیتے ہیں وہ پورے سال موج کرتے ہیں، اور اپنے سیزن میں حاصل کی ہوئی کمائی کا لطف لیتے ہیں، اور جو کاروباری سستی اور کسی مجبوری کی وجہ سے اس کمائی کا سیزن گنوا دیتے ہیں وہ پورے سال اور کبھی کبھی پوری زندگی کف افسوس ملتے اور پچھتاتے رہتے ہیں کہ ایسا شاندار سیزن اس سال آیا مگر میں فائدہ نہیں اٹھا سکا۔

رب کریم کی رحمت کے قربان کہ احسن الخالقین رب کائنات نے ہمارے لئے سال کے مختلف ایام میں سے کچھ ایام اور راتوں میں سے کچھ راتیں اور مہینوں میں سے ایک مہینہ نیکیوں رحمت ومغفرت اور تقویٰ کمانے، کم وقت میں بڑے اجر وثواب حاصل کرنے اور اپنے ظاہر وباطن سے گناہ وگندگی، میل کچیل اور کمزوری دور کر کے اپنی زندگی کا جنرل اوور ہال کرنے کے لئے رکھا ہے، ان تمام راتوں اور مہینوں میں ایک وہ مہینہ ہے جو چند روز میں آنے ہی والا ہے رمضان کا مہینہ، جس کو ہدایت کا، رحمت کا، مغفرت وتقوی حاصل کرنے کا اور نیکیاں اور اجر وثواب کمانے کا موسم بہار بنایا گیا ہے، جس میں اپنے بھلے برے کی فکر رکھنے والے اور اپنے لئے نیکیاں کما کر اپنی آخرت بنانے والے آدمی کے لئے انتہائی سازگار اور کمائی کا ماحول اللہ تعالی کی طرف سے عطا فرمایا جاتا ہے، مخبر صادق ﷺ کا قول ہے:

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے شب قدر جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالی نے اس کے روزوں کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام، یعنی تراویح کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔

جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں کسی فرض کو ادا کیا، اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے، یہ مہینہ صبر کا ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے، اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے، اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اس اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے، تو آپ نے فرمایا کہ پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں، یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کھجور سے کوئی افطار کرادے، یا ایک گھونٹ پانی پلادے، یا ایک گھونٹ لسّی پلادے، اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے، اور درمیانی حصہ مغفرت ہے، اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کردے اپنے غلام (خادم) کے بوجھ کو، حق تعالی شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں، اور آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالی کی رضا کے واسطے ہیں، اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں، پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو، اور آگ سے پناہ مانگو، جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالی) (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ، ترجمہ حدیث از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ)

یہ مہینہ رحمت کے شامیانہ کی طرح ہمارے اوپر سایہ فگن ہونے والا ہے، جس میں نیکیوں کا بھاؤ ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ کی رحمت ومغفرت اور عطا اپنے بندوں پر بے بہا برستی ہے، یہ مہینہ جہاں گناہوں کی معافی، اجر وثواب، تقوی اور مغفرت کا موسم بہار ہے، وہیں اس مہینہ کو ہادی و رحیم رب کائنات نے ہدایت کا سیزن اور فصل بہار بھی قرار دیا ہے، اس لئے اس ماہ کی ساری عنایتیں اور رحمتیں صرف اور صرف قرآن مجید (جو انسانوں کے لئے قیامت تک ہدایت کا نصاب ہے) کے نزول کے صدقہ میں ہدایت کے جشن بہار کے طور پر بندوں کو عطا فرمائی گئی ہیں، خود ارشاد ربانی ہے:

شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدیٰ والفرقان، فمن شهد منکم الشهر فلیصمه. (البقرة:۱۸۵)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے، وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے، اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ہدایت اور فرقان کی، سو تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے لازم ہے وہ روزہ رکھے۔

ربّ کریم ارشاد فرمارہے ہیں، واہ واہ رمضان المبارک کی شان، کہ ہم نے اس میں قرآن مجید نازل کیا جو پوری انسانیت کے لئے ہدایت ہے اور کھلی ہوئی نشانی اور حق و باطل، کھرے کھوٹے کے درمیان امتیاز اور فرق کرنے والا ہے، گویا ماہ مبارک میں رحمت خداوندی اور اس کی طرف سے مغفرت دعاؤں کی قبولیت، تقوی اور نورانیت کی بے بہا بارش ہوتی ہے، مگر اصل میں یہ ماہ ہدایت کے متلاشی لوگوں کے لئے موسم بہار ہے، پوری انسانی تاریخ گواہ ہے کہ اس ماہ میں کتنے گم شدہ اور بے راہ انسانوں کی ہدایت یابی کا فیصلہ ہوتا رہا ہے۔

رمضان المبارک میں اس کریم رب کی جود وعطا، اور اس کی طرف سے بندوں پر خاص الخاص رحمت، مغفرت اور دعا کی قبولیت اور ہدایت کے موسم بہار میں کروڑوں کروڑ خوش قسمت بندوں نے فائدہ اٹھانے کا حق ادا کیا ہے، اور امت کے ہوش مندوں اور اپنے بھلے برے کا شعور رکھنے والوں کا ماہ مبارک کے آخری دن سے ہی، اگلے سال کے جود وعطا کے موسم بہار رمضان کے لئے دن گننا شروع کردینا ان کا شعار رہا ہے۔ اور کیوں نہ ہو ان ہوش مندوں کے سرخیل اور انسانیت کے سب سے بڑے بہی خواہ نبی رحمۃ للعالمین نے اپنے عمل سے ان لوگوں کو رمضان کی ایسی ہی قدر دانی اور انتظار کی خو سکھائی تھی، نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کو اس ماہ مبارک کی ایک ایک گھڑی کا اس قدر اہتمام رہتا تھا اور ایک پل کو ضائع ہونے سے بچانے کی ہمارے نبی ﷺ اس قدر فکر فرماتے تھے، کہ شعبان کے آخر میں ماہ مبارک کے لئے صحابہ کو اور ان کے واسطہ سے امت کو کمربستہ فرمانے کے لئے رمضان کے فضائل پر خطاب فرماتے اور امت کو اس کی قدر دانی کی طرف

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

متوجہ فرماتے تھے، اس سے بڑھ کر یہ کہ ماہ شعبان کو ماہ مبارک کی تیاری کے طور پر گذارتے تھے، اور رحمت خداوندی کے اس موسم بہار کی قدردانی کے لئے گویا ماہ شعبان میں ریہرسل فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ ماہ شعبان میں مسلسل اس طرح روزے رکھتے تھے کہ میں خیال کرتی تھی کہ شاید پورے شعبان میں ایک روز بھی افطار نہیں کریں گے۔ بس ماہ مبارک سے متصل بالکل اخیر میں افطار فرماتے تھے، اور پورے سال کے برے بھلے نتائج کو ماہ رمضان کی کمائی پر منحصر فرماتے تھے۔

آیئے ہدایت کے اس موسم بہار کی آمد کو ہم بھی غنیمت سمجھیں، اور اپنی آئندہ کی زندگی کو بنانے اور اپنے دعوتی اہداف کی منظوری کرانے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین اور اعزاء کو انسانیت کی ہدایت کے عظیم منصب کی توفیق مانگنے (جس کو دے کر ہمیں خیر امت کے عظیم لقب اور اعزاز سے نوازا گیا) اور اللہ سے قبول کروانے کا سیزن سمجھ کر، ماہ مبارک کی قدردانی کے لئے کمر بستہ ہوں، اور ایک داعی امت کا فرد اور ختم نبوت کے صدقہ میں خیر امت کا عظیم منصب رکھنے والی امت کا ایک سپاہی بن کر اس کی کوشش کریں کہ اپنے گردونواح اور اپنے زیر اثر افراد میں ماہ مبارک اور ہدایت کے سیزن اور موسم بہار سے فائدہ اٹھانے اور قدردانی کے لئے ہم اپنی ذمہ داری ادا کریں گے، کم ازکم اس کی تو ہم سبھی آخری درجہ میں کوشش کریں کہ ماہ مبارک کے اس جود وعطا کے سیزن اور موسم میں ہم کھلے عام روزہ خوری، اور دن میں ہوٹلوں میں بے شرمی سے ماہ مبارک کی بے حرمتی کر کے اللہ کی جود وعطا کے بجائے اللہ کے غضب کو بھڑکانے والے کاموں سے اپنے گردونواح کے لوگوں کو بچانے اور باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔

آیئے، اس ماہ مبارک کے قدردانوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنے والوں میں اپنا نام لکھوانے کے لئے ہم چند موٹے موٹے مندرجہ ذیل کام کریں، کیا عجب ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس ماہ مبارک کے قدردانوں میں شامل فرما کر اپنی رحمت اور ہدایت اور نعمت مغفرت سے مالا مال فرمادیں۔

☆ ہر مسلمان اپنے کو غلام سمجھ کر ایک ضرورت مند اور محتاج غلام کی طرح اس جشن شاہی کا انتظار کرے، اور اپنے گھر اپنے محلے اور اپنے دوستوں کی مجلسوں میں خوشی خوشی اس کا ذکر شروع کردے، یہ ذکر اس طرح ہو کہ اس سے ماہ مبارک کی آمد پر خوشی کا اظہار ہوتا ہو، مثلاً ماشاء اللہ رمضان آرہا ہے، انشاء اللہ وہ بہت سے خیر کے حاصل ہونے کا ذریعہ بنے گا رمضان سے پہلے اس کی آمد کا ذکر اور اس کے فضائل واعمال کا ذکر کرنا خود جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا تاکہ پہلے ہی دن سے اس مبارک ماہ کی قدر کی جاسکے۔

☆ رمضان کے اعمال، تلاوت اور اذکار وغیرہ کے لئے وقت کو فارغ کرنے کی سعی کرے، بہت سے ایسے کام جو ماہ مبارک سے پہلے پورے کئے جاسکتے ہیں ان کو مکمل کرلے تاکہ کچھ وقت نوافل، ذکر وتلاوت کے لئے فارغ کیا جاسکے۔

☆ بہت احتیاط کے ساتھ، کم ازکم اس ماہ مبارک کے لئے حلال روزی کا انتظام کرے، اگر خدانخواستہ ہم کسی ایسے روزگار سے متعلق ہیں جو شرعی اعتبار سے غلط یا مشتبہ ہے اور دوسرا روزگار نہیں مل پا رہا ہے یا اس میں تاخیر ہورہی ہے، تو ماہ مبارک کے لئے کہیں سے کم ازکم حلال قرض لے لیں، اور حلال غذا کا ہی استعمال کرے۔

☆ ماہ مبارک کے لئے ہم اپنی سہولت کے لئے پہلے سے نظام الاوقات طے کرلیں مثلاً تلاوت کے لئے ایک مقدار طے کرلیں کہ مجھے اتنی تلاوت ضرور کرنی ہے، اتنا کلمہ طیبہ ضرور پڑھنا ہے، اتنا استغفار روزانہ کرنا ہے، اتنا وقت دعا کے لئے خاص کرنا ہے، یہ مہینہ اللہ کے یہاں قبولیت کا ہے، جب ہمارے سارے کام بننے کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے، تو پھر منظوری کے جشن کا یہ

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

زمانہ ہاتھ سے جانے دینا محرومی کی بات ہے، دعا میں دل لگنے اور باب دعا کے کھلنے کے لئے وقت متعین کر کے بہ تکلف کچھ دیر تک دعا کا معمول بنانا بہت مفید ہے، اس طرح جب آدمی تکلف کے ساتھ دعا کرتا ہے تو کریم آقا اسے مانگنا بھی سکھا دیتے ہیں خصوصاً تہجد اور سحر گاہی کو تو مزے کی چیز سمجھنا چاہئے۔

☆ اس کا ارادہ کریں کہ اس مبارک مہینہ میں مجھے اپنی زندگی میں کچھ تبدیلی لانے کی کوشش کرنی ہے، کچھ خاص برائیاں اور منکرات جو زندگی میں داخل ہیں ان کو چھوڑنے کی کوشش کریں، اور کچھ اچھائیاں اور نیکیاں جو چھوٹ رہی ہیں ان کی پابندی کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆ اس کی کوشش کریں کہ جن لوگوں کے حقوق العباد معاف کرواسکتے ہیں تو ان کے حقوق معاف کروالیں اور جن کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے، ماہ مبارک سے ان کی شروعات کریں، اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو باقاعدہ حساب لگا کر زکوۃ ادا کریں، اگر آپ صاحب نصاب نہیں ہیں تو بھی راہ خدا میں جو خرچ کرنا ممکن ہو اس کو خرچ کرنے کی نیت کریں، اور اگر آپ بالفرض کسی کی مالی خدمت سے معذور ہیں تو کچھ جانی خدمت کا ہی ارادہ کریں۔

☆ ممکن ہو تو عشرہ آخر میں اعتکاف کو بڑی خیر اور نعمت سمجھیں کم از کم آخری عشرے کی راتوں میں اعتکاف کا اہتمام کرلیں۔

☆ اگر اس مبارک ماہ میں کسی اللہ والے کے پاس کچھ وقت گذارنا نصیب ہو جائے، یا جماعت میں جانے کا موقع مل جائے تو یہ ماہ مبارک کی قدر دانی کا بہترین طریقہ ہے، جن خوش قسمت لوگوں کو والدین کا سایہ میسر ہے وہ لوگ اس موقع پر ان کو خوش کرنے اور ان کی خدمت کی کوشش کریں اور اس کو خاص وظیفہ سمجھ کر اس نعمت کی قدر دانی کریں۔

☆ غرض ابھی سے ہمارے اندرون اور ہمارے حال سے یہ واضح ہو کہ ہم جشن شاہی کی اس آمد پر شاداں وفرحاں ہیں۔ اور اس کی سچی قدر دانی کرنے والے ہیں۔

جزائے صوم

ماہِ صیام تحفۂ ربِ کریم ہے
ہر ہر عمل پہ اس کے ثوابِ عظیم ہے
روزے کی انتہائے فضیلت نہ پوچھئے
اس کی جزا تو خود ہی خدائے رحیم ہے

مولانا رئیس عرشیؔ کلیری

روزہ دار

قرآن جب سنیں گے سنائیں گے روزے دار
تاریکیاں دلوں کی مٹائیں گے روزے دار
قربت خدائے پاک کی پائیں گے روزے دار
جنت میں اک مقام بنائیں گے روزے دار
ذکرِ خدا کے ساتھ وہ فکر وعمل کے ساتھ
محفل عبادتوں کی سجائیں گے روزے دار
پائیں گے لاکھوں نیکیاں ہر ایک لفظ پر
اللہ کی رضا میں جو آئیں گے روزے دار
افطار اور سحری کی برکات بے پناہ
اس کی عطا سے خوب ہی پائیں گے روزے دار
آئیں گی جو رمضاں میں شب قدر کی گھڑیاں
دامن کو رحمتوں سے سجائیں گے روزے دار
دیکر زکوٰۃ فطرہ وصدقہ غریب کو
انسانیت کا فرض نبھائیں گے روزے دار
رمضان کے مہینے میں کرکے عبادتیں
جذبہ سے شادؔ عید منائیں گے روزے دار

ڈاکٹر جمیل احمد شادؔ، مورنہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

روزہ کی خصوصیات

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

اسلام نے روزہ کا جو نقشہ پیش کیا ہے وہ قوانین ومقاصد دونوں کے لحاظ سے مکمل ہے ، فائدہ کا سب سے زیادہ ضامن ہے، اور اس میں عزیز وعلیم اور حکیم وخبیر خدا کی حکمت ومشیت پوری طرح جلوہ فگن ہے : **الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر** (کیا وہی آگاہ نہ ہوگا جس نے پیدا کیا ہے؟ وہ تو بڑا ہی باریک بیں اور پورا باخبر ہے)[سورہ ملک:۱۴]

اس نے پورا مہینہ (اور یہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا) مسلسل مہینہ بھر کے روزوں کے لئے مخصوص کیا ہے جس کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم ہے، اور راتوں کو کھانے پینے کی اجازت ہے، اس وقت عربوں میں روزہ کا مفہوم یہی تھا اور اسلام کی عالمی شریعت میں بھی اسی کا اعتبار اور اسی پر عمل ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب لکھتے ہیں ”(روزہ میں) دن کا دائرہ طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، اس لئے کہ عربوں کا حساب اور ان کے دن کی مقدار اسی بنیاد پر ہے اور عاشوراء کے روزہ میں ان کے یہاں یہی بات معروف ومسلم تھی ، مہینہ کا آغاز رؤیت ہلال سے ہے اور رؤیت ہلال تک ہے، اس لئے کہ عربوں کا حساب شمسی مہینوں پر نہیں چلتا“ (حجۃ اللہ البالغۃ: ج۲/ص۳۷)

رمضان کو روزہ کے ساتھ مخصوص کیوں کیا گیا؟

اللہ تعالی نے روزے رمضان میں فرض کیے ہیں، اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم قرار دیا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ ان دو برکتوں اور سعادتوں کا اجتماع بڑی حکمت اور اہمیت کا حامل ہے، اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور گم کردہ راہ انسانیت کو صبح صادق نصیب ہوئی اس لئے یہ عین مناسب تھا کہ جس طرح طلوع صبح صادق روزہ کے آغاز کے ساتھ مربوط کردی گئی ہے، اسی طرح اس مہینہ کو بھی جس میں ایک طویل اور تاریک رات کے بعد پوری انسانیت کی صبح ہوئی، پورے مہینے کے روزے کے ساتھ مخصوص کردیا جائے، خاص طور پر اس وقت جب کہ اپنی رحمت وبرکت وروحانیت، اور نسبت باطنی کے لحاظ سے بھی یہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل تھا اور بجا طور پر اس کا مستحق تھا کہ اس کے دنوں کو روزہ سے اور راتوں کو عبادت سے آراستہ کیا جائے۔

روزہ اور قرآن کے درمیان بہت گہرا تعلق اور خصوصی مناسبت ہے، اور اس لئے حضورﷺ رمضان میں تلاوت کا زیادہ سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے، ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے، لیکن رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملنے آتے اس زمانے میں سخاوت کا معمول اور بڑھ جاتا، جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن مجید کا دور کرتے ، اس وقت جب جبرئیل آپ سے ملتے آپ سخاوت، دادودہش اور نیکی کے کاموں میں تیز ہوا سے بھی تیز نظر آتے۔ (متفق علیہ)

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ”اس مہینہ کو قرآن مجید کے ساتھ بہت خاص مناسبت ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اسی مہینہ میں نازل کیا گیا، یہ مہینہ ہر قسم کی خیر وبرکت کا جامع ہے، آدمی کو سال بھر میں مجموعی طور پر جتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہ اس مہینہ کے سامنے اس طرح ہیں کہ جس طرح سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ ، اس مہینہ میں جمعیت باطنی کا حصول ، پورے سال جمعیت باطنی کے لئے کافی ہوتا ہے اور اس میں انتشار اور پریشان خاطری بقیہ تمام دنوں بلکہ پورے سال کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، قابل مبارک باد ہیں وہ لوگ جس سے یہ مہینہ راضی ہوگیا اور ناکام و

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201. (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بدنصیب ہیں وہ جو اس کو ناراض کر کے ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گئے۔(مکتوبات امام ربانی: ج ا ص ۸) ایک دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں "اگر اس مہینہ میں کسی آدمی کو اعمال صالحہ کی توفیق مل جائے تو پورے سال یہ توفیق اس کے شامل حال رہے گی، اور اگر یہ مہینہ بے دلی، فکر و تردد اور انتشار کے ساتھ گزرے تو پورا سال اسی حال میں گزرنے کا اندیشہ ہے (ایضاص ۴۵)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے، اس سلسلہ کی احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں۔

عبادات کا عالمی موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام

ان تمام چیزوں نے رمضان کو عبادت، ذکر، تلاوت اور زہد و تقویٰ کا ایک ایسا عالمی موسم اور جشن عام کا زمانہ بنا دیا ہے جس میں مشرق و مغرب کے تمام مسلمان عالم و جاہل، امیر و فقیر، کم ہمت اور عالی حوصلہ، ہر قسم اور ہر گروہ کے لوگ ایک دوسرے کے شریک و رفیق اور ہمدم و دمساز نظر آتے ہیں، یہ رمضان ایک ہی وقت میں ہر شہر ہر گاؤں اور ہر دیہات میں ہوتا ہے، امیر کے محل اور غریب کی جھونپڑی دونوں میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ کوئی شخص خودسری اور خود رائی کرتا ہے، نہ روزہ کے لئے دونوں کے انتخاب میں کوئی انتشار اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے، ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دو آنکھیں عطا کی ہیں، عالم اسلام کے وسیع و عریض رقبہ میں ہر جگہ اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ خود کر سکتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے اسلامی معاشرہ پر نورانیت اور سکینت کا ایک وسیع شامیانہ سایہ فگن ہے، جو لوگ روزہ کے معاملے میں ذرا سست اور کاہل ہیں وہ بھی عامۃ المسلمین سے علیحدگی کے ڈر سے روزہ رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تو چھپ کر اور شرم کے ساتھ کھاتے ہیں، سوائے ان چند ملحد اور فساق کے جن کو علانیہ بھی اس بے شرمی میں کوئی عار نہیں ہوتا، یا ان بیماروں اور مسافروں کے جو شرعاً معذور ہیں، یہ ایک اجتماعی اور عالمی روزہ ہے جس سے خود بخود ایک ایسی سازگار اور خوش گوار فضا پیدا ہوتی ہے جس میں روزہ آسان معلوم ہوتا ہے، دل نرم پڑ جاتے ہیں اور لوگ عبادتوں اور طاعتوں اور ہمدردی و غمخواری کے مختلف کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

عالمی فضا اور سوسائٹی پر اس کے اثرات

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی چشم بصیرت نے اس کیفیت کو اچھی طرح محسوس کیا تھا، وہ حدیث (**اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة الخ**) کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں: "روزہ چونکہ ایک عمومی اور اجتماعی شکل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے وہ رسوم کی دسترس سے محفوظ ہے، اگر کوئی جماعت اور قوم اس کی پابندی کرتی ہے تو اس کے لئے شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں" (حجۃ اللہ البالغۃ: ج ا ص ۵۹)

دوسری جگہ لکھتے ہیں "مسلمانوں کے مختلف طبقوں اور مختلف جماعتوں کا ایک وقت میں ایک چیز پر اجماع اور اجتماع جس میں سب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں روزہ کو ان کے لئے آسان بنا دیتا ہے، اور اس سے ان کی بہت ہمت افزائی ہوتی ہے، اسی طرح ان کی یہ اجتماعیت خواص و عوام دونوں کے لئے ملکوتی برکتوں کے نزول کا باعث ہے، اس میں اس کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے کہ ان کے کاملین و واصلین پر جو انوار نازل ہوں وہ ان سے نیچے والوں کو بھی فیض یاب کرتے جائیں، اور ان کی دعائیں ان کے پیچھے والوں تک پہنچتی رہیں۔ (ج ۲ ص ۳۷)

فضائل اور اس کی قوت تاثیر

زندگی، نفس کی خواہشات اور عقل کے تقاضوں کی مستقل کشمکش کا نام ہے، لیکن اس کشمکش میں ہمیشہ خواہشات کی ہی فتح نہیں ہوتی جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں، ایسا خیال در حقیقت

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

فطرت انسانی سے بدگمانی اور حقیقت سے روگردانی ہے، جو طاقت زندگی کے پہیہ کو تیزی کے ساتھ حرکت دیتی ہے اور جس کے دم سے دنیا کا بازار گرم اور اس کی رونق قائم ہے وہ نفع پر یقین ہے، یہی وہ یقین ہے جو کسان کو سخت سردی کے موسم میں اپنے بستر سے اٹھا دیتا ہے، اور اندھیرے منھ کھیت میں پہنچا دیتا ہے، اور لُو کے تھپیڑوں اور سورج کی تپش میں کھیت جوتنے اور اپنا پسینہ بہانے کی قوت بخشتا ہے، یہی یقین ایک تاجر کو گھر بار اور راحت وآرام چھوڑ کر اپنے کاروبار میں مشغول ہونے پر آمادہ کرتا ہے، یہی یقین ایک فوجی کے لئے موت کو آسان اور زندگی کو دشوار بنا دیتا ہے، جو چیز اس کو اپنی محبوب اولاد کو چھوڑ کر بے تکلف میدان جنگ میں چلے جانے پر اکساتی ہے، وہ نفع کا یقین اور مستقبل میں کسی فائدہ کی توقع ہے، اور یہی وہ محور ہے جس کے گرد زندگی کی چکی گھومتی ہے۔

لیکن اس یقین کے سوا ایک یقین اور ہے جو اپنی انقلاب آفرینی اور قوت وتاثیر میں اس یقین سے کہیں بڑھ کر ہے جس کی مثالیں اوپر پیش کی گئی ہیں، یہ ان منافع کے حصول کا یقین ہے جس کی خبر انبیاء کرام اس دنیا میں لے کر آئے اور وحی اور تمام آسمانی صحیفوں نے اس کی تصدیق اور تلقین کی، اس کو ہم خدا کی خوشنودی اور دنیا وآخرت میں اعمال کے بدلہ سے تعبیر کر سکتے ہیں سب جانتے ہیں کہ روزہ صحت کے لئے بھی مفید ہے اور خالص طبی نقطۂ نظر سے بھی ہر شخص کے لئے مناسب اور بہتر ہے کہ وہ سال میں کچھ دن ضرور روزہ رکھے، اس لئے کہ زیادہ کھانے پینے اور ہر وقت انواع واقسام کے کھانوں کی فکر میں مبتلا رہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ طرح طرح کے جسمانی اور اخلاقی عوارض پیدا ہو گئے ہیں، اور تقریباً ہر شخص ان سے عاجز اور پریشان ہے اور یہ ماننے پر مجبور ہے کہ طب وصحت کے نقطۂ نظر سے بھی روزہ کے بہت فوائد ہیں

لیکن اگر یہ تحقیق کی جائے کہ ان لوگوں کی تعداد اس سال کیا تھی جنھوں نے رمضان کا روزہ محض اپنی صحت ٹھیک کرنے کے لئے یا اقتصادی مصالح کی بنیاد پر رکھا؟ اور کتنے ایسے روزے تھے جو صرف معدہ کی اصلاح، صحت کے اصول، یا کفایت شعاری کے جذبہ سے رکھے گئے؟ تو ہم کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ ایسے لوگوں اور اس قسم کے روزوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی، یہاں تک کہ جاڑے کے روزوں میں بھی جس میں کوئی خاص دشواری نہیں ہوتی ان کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکا، حالانکہ طبی اور اقتصادی روزہ شرعی روزہ کی بہ نسبت زیادہ آسان اور سہل ہے اور اس میں اتنی نازک پابندیوں کی بھی ضرورت نہیں۔

اس کے برعکس اگر ان روزہ داروں کی مردم شماری کی جائے جو روزہ محض ایک دینی فریضہ سمجھ کر اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور آخرت کے بدلہ کی بنیاد پر رکھتے ہیں، تو ہمیں نظر آئے گا کہ مادیت کے غلبہ اور دینی جذبہ کے ضعف وافسردگی کے باوجود ان کی تعداد لاکھوں سے کسی طرح کم نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو شدید ترین گرمی اور پیاس کی تکلیف کے باوجود محض دینی احساس کی بنا پر خوش دلی سے روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کو عبادت بھی کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل ایمان کی نظر میں ان دینی منافع اور فوائد کی قیمت (جن کا علم ہم کو انبیاء کرام کے ذریعہ سے حاصل ہوا) ان معاشی وطبی فوائد سے کہیں زیادہ ہے جن کا علم اطباء، ڈاکٹروں اور اقتصادیات کے ماہروں سے ہم کو حاصل ہوتا ہے، روزہ کے متعلق ایسی ایسی بشارتیں اور وعدے ان کے علم میں ہوتے ہیں جن کے سامنے روزہ کی معمولی تکلیفات اور وقتی بھوک پیاس بالکل ہیچ اور ناقابل ذکر ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، اور نیکی دس گنا سے لے کر سات سو تک بڑھا دی جاتی ہے سوائے روزہ کے، اس لئے کہ بے شک وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ میری خاطر اپنا کھانا اور اپنی خواہش نفس سب چھوڑ دیتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور بے شک روزہ دار کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے۔

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

رمضان المبارک میں اکابرین کا تلاوتِ قرآن میں انہماک

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص مناسبت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے... (بخاری شریف) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تو گویا رمضان المبارک دن رات تلاوتِ قرآن میں ہی گزرتا تھا۔

الحمدللہ آج اس گئے گزرے زمانہ میں بھی صرف رمضان المبارک کے مہینہ میں پوری دنیا میں جتنا قرآن پاک پڑھا جاتا ہے شاید سال بھر میں بھی اتنا نہ پڑھا جاتا ہوگا... اہل اللہ اور شائقین عبادت کے لئے یہ مقدس مہینہ موسم بہار بن کر آتا ہے، رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی ان کے ذوق وشوق اور نشاط میں بے مثال اضافہ ہوجاتا ہے۔

جی چاہتا ہے کہ رمضان المبارک کی مبارک ساعتیں ذکرو اذکار اور تلاوت وعبادت میں گزریں اوران بابرکت مصروفیتوں میں دنیا کی کوئی مصروفیت حائل نہ ہو، اور جب یکسوئی کے ساتھ آدمی کسی عبادت میں لگتا ہے تو حیرت انگیز طور پر عبادت کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے، اوروقت میں بھی صاف طور پر برکت کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے... تمام اہل اللہ کا تجربہ ہے کہ دل کی صفائی، ایمانی کیفات میں زیادتی اور انسان میں استقامت کی صفات پیدا کرنے میں سب سے زیادہ پراثر اور قوی التاثیر عمل ''قرآن کریم کی تلاوت'' ہے... اس لئے باتوفیق حضرات کی زندگی میں تلاوت میں اشتغال سب سے زیادہ نظر آتا ہے، اورفطری طور پر رمضان المبارک آتے ہی شوق میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے...

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

قطب عالم امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا رمضان المبارک میں مجاہدہ اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ دیکھنے والوں کو رحم آجاتا، ۷۰/ سال کی عمر میں بھی عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کے روزہ کے بعد اوابین کی بیس رکعتوں میں کم از کم دو پارے تلاوت فرماتے، تراویح بھی نہایت اہتمام اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا فرماتے، بچے ہوئے وقت میں زبانی تلاوت جاری رہتی، تہجد میں بھی دو ڈھائی گھنٹے صرف ہوتے، نماز فجر کے بعد اشراق تک وظائف میں مشغول رہتے، دن کے اکثر اوقات بھی تلاوت واذکار اور مراقبہ میں گزرتے تھے، اس میں بھی یومیہ کم ازکم ۱۵/ پارے قرآن کریم پڑھنے کا معمول تھا (اکابر کا رمضان)

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان المبارک ۱۲۷۷ھ میں سفر حجاز کے دوران ایک ایک پارہ یاد کرکے حفظِ قرآن مکمل فرمایا، پھر بکثرت قرآن پاک کا ورد رکھتے تھے اور تراویح میں بڑی مقدار میں قرآن پاک پڑھا کرتے تھے...

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا رمضان المبارک اوراس کی عبادات میں انہماک زبان زد خاص وعام اور ضرب المثل ہے... ۴۲ سال تک رمضان المبارک میں روزانہ ۳۰، ۳۵ پارے پڑھنے کا معمول تھا، رمضان کی راتیں تدبر کے ساتھ تلاوت کلام پاک میں گزارتے، خط وکتابت بالکل بند رہتی، ملاقاتوں کا سلسلہ بھی بہت کم ہوجاتا، ۱۳۸۴ھ سے آپ نے پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمانا شروع کیا، آئندہ سالوں میں شائقین ومحبین کی تعداد روز افزوں ہوتی رہی اور یہ سلسلہ اتنا بڑھا کہ اس کی نظیر قریبی بزرگوں کے حالات میں نہیں ملتی... سہارنپور کے علاوہ آپ نے مدینہ منورہ، فیصل

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آباد اور اسٹینگر میں بھی رمضان المبارک میں قیام فرمایا۔

آپ کی خانقاہ میں رمضان المبارک کی راتیں دن کا سماں پیش کرتی تھیں... بہت لوگ جاگ کر ذکر وتلاوت میں مشغول رہتے اور صبح کی نماز کے بعد آرام کا معمول ہوتا... دس بجے کوئی اصلاحی بیان ہوتا، پھر ظہر تک ذکر میں مشغول رہتے تھے... عصر کے بعد سلوک وتصوف سے متعلق کتابوں (امداد السلوک اور اکمال الشیم) کی سماعت ہوتی... افطار سے ۲۰ منٹ قبل یہ سلسلہ موقوف ہوجاتا، پھر مغرب کے بعد کھانے سے فراغت کے بعد حضرت والا کی خصوصی مجلس ہوتی... تراویح میں تین پارے پڑھے جاتے جس میں ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوتا، وتر سورۃ یٰسین کے ختم اور ۴۰ درود شریف پڑھنے کے بعد دعا کا معمول ہوتا... حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اعتکاف میں فضول بات چیت اور مجلسی گفتگو سخت ناپسند تھی، اور آپ اپنے معتمد حضرات کے ذریعہ اس پر پوری نگاہ رکھتے تھے اور اگر کسی کی کوتاہی ظاہر ہوتی تو اس پر نکیر فرماتے تھے۔ (معمولات رمضان وغیرہ)

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کا رمضان المبارک دیکھنے والوں کو رشک آتا تھا، ضعف ونقاہت کے عالم میں بھی عبادت کی ہمت کے ساتھ ادائیگی آپ ہی کا حصہ تھا... جب تک طاقت رہی رمضان میں روزانہ تیس پارے پڑھنے کا معمول رہا، اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد کے علاوہ نمازوں کی سنن موکدہ میں طویل قرآت کا اہتمام فرماتے تھے... چھتہ کی مسجد دیوبند میں آپ اکثر رمضان میں قیام فرماتے تھے، سالوں سے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمانے کا معمول رہا... سینکڑوں متوسلین اس موقع کو غنیمت جان کر آپ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوتے تھے، مسجد چھتہ کی رونق رمضان میں دوبالا ہوجاتی تھی... بعد میں بنگلہ دیش اور میل وشارم (مدارس) میں بھی قیام فرمایا، جس کا عظیم الشان دینی فائدہ ان علاقوں میں ظاہر ہوا...

آپ کی خانقاہ میں دن رات تلاوت، ذکر اور مجاہدہ کا سماں رہتا تھا... صبح ۱۱ سے ۱۲ بجے تک الاعتدال گلدستہ سلام وغیرہ کتابوں کی تعلیم ہوتی... ظہر سے عصر کے درمیان ختم خواجگان اور ذکر جہری کا معمول تھا... عصر کے بعد فضائل رمضان، اکابر کا رمضان اور اکمال الشیم وغیرہ کتابیں پڑھی جاتی تھیں۔

تراویح میں تین یا کم از کم دو کلام پاک پڑھے جاتے تھے، تہجد کی جماعت کا اہتمام نہیں تھا، لوگ الگ الگ یا دو تین ساتھی مل کر ادا کرتے تھے... حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے تلاوت میں مشغول رہتے، ظہر کی اذان ہوتے ہی سنت کی نیت باندھ لیتے اور جماعت کے قریب تک نماز میں تلاوت کرتے رہتے تھے... یہی کیفیت ظہر اور عشاء کی سنتوں میں بھی رہتی، اسی طرح چاشت کی نماز میں بھی طویل قرأت فرماتے تھے، بالخصوص رمضان المبارک میں آپ کے چہرے پر انوار وبرکات کا ایسا اثر دکھائی دیتا تھا کہ نگاہیں خیرہ ہوجاتی تھیں اور اس قدر مسلسل عبادت کے باوجود آپ کے روئے انور سے تکان کا احساس بھی نہ ہوتا تھا... اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں بھی ایسا ہی شوق تلاوت وعبادت عطا فرمادے، آمین۔

حضرت قاری سید صدیق احمد باندویؒ

عارف باللہ حضرت اقدس قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک کا خاص اہتمام فرماتے تھے، عرصۂ دراز تک باندہ کی جامع مسجد میں شروع کے دس دنوں میں تراویح میں ایک قرآن پاک سنانے کا معمول رہا...

دوسرے عشرہ میں اپنے اکابر حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی خدمت میں چند یوم قیام کا معمول رہا... اس کے بعد اخیر عشرہ سے پہلے پہلے واپس ہتھورا

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

تشریف لے آتے اور آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے تے اور اس اعتکاف کا ایسا التزام تھا کہ فرماتے تھے کہ ۱۶ سال کی عمر کے بعد سے کبھی اعتکاف کا ناغہ نہیں ہوا۔

پہلے یہ اعتکاف ہتھورا کی گاؤں کی مسجد میں ہوتا تھا، بعد میں مدرسہ کی مسجد میں ہونے لگا، اور مجمع بھی آہستہ آہستہ بڑھنے لگا...

آخری عشرہ میں بھی ۳، ۳ پارے سنا کر تراویح میں ایک ختم اور فرمایا کرتے تھے... رمضان المبارک کے اکثر اوقات ذکر و فکر اور تلاوت میں گزرتے اور وقت کا ضیاع بالکل پسند نہ فرماتے تھے... رمضان المبارک میں طبعیت تو یہ چاہتی ہے کہ میں ہوں اور کچھ ہم مزاج احباب ہوں، قرآن پاک کی تلاوت ہو اور اس کی یاد ہو لیکن کیا کروں مجبوری ہے ان دنوں اگر کوئی مجھ سے (بلا مقصد) بات کرتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے کسی نے مجھ پر گولی چلا دی ہے''... (تذکرۃ الصدیق)

رمضان المبارک میں آپ سحری سے کافی پہلے بیدار ہو کر نوافل تہجد میں مشغول ہو جاتے، پھر سحری کے بعد اول وقت فجر کی نماز ادا کی جاتی، اس کے بعد آپ کا یا کسی مہمان عالم کا اصلاحی بیان ہوتا، اس کے بعد آپ نماز اشراق ادا کر کے آرام فرماتے، دس بجے کے قریب بیدار ہو کر نماز چاشت ادا فرماتے اور پھر تلاوت میں مشغول ہو جاتے، اس دوران ضروری ملاقاتوں اور دیگر امور کی تکمیل کا سلسلہ بھی جاری رہتا... نماز ظہر سے کچھ پہلے آرام فرماتے، پھر ظہر کے بعد ایک گھنٹہ کے قریب بیان فرماتے، اس کے بعد پھر تلاوت کا سلسلہ شروع ہو جاتا، بہت سے معتکفین چھوٹے چھوٹے تعلیمی حلقے قائم کر کے قرآن مجید کی تصحیح اور علمی مذاکرہ میں مشغول رہتے، عصر کے بعد فضائل رمضان کتاب سنائی جاتی، پھر ذکر کرنے والے حضرات ذکر میں مشغول رہتے اور حضرت اس وقت دیکھ کر تلاوت فرماتے تھے، اور تراویح کے بعد زاد السعید سے درود پاک سنانے اور دعا کا معمول تھا، آپ عموماً تراویح کے بعد ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ (تحفۂ رمضان)

رمضان کی برکتیں

عبدُ الغفّار زاھد سلفی

چہرے پہ آئیں خوشیاں رمضان آ گیا ہے
رحمت کی آئیں گھڑیاں رمضان آ گیا ہے

وقتِ سحر یہ دیکھو سحری کا کیا مزا ہے
سنت ہے اِس کا کھانا برکت کی یہ غذا ہے

مومن کا صبر دیکھو دن بھر ہے بھوکا پیاسا
سوکھا حلق ہے لیکن کچھ بھی نہ منھ میں ڈالا

مومن کو رب کا ڈر ہے کچھ بھی نہیں ہے کھاتا
تقوی کا درس دے کر روزہ ہے یہ سکھاتا

دیکھو وہ سوئے مغرب سورج ہے ڈوبنے کو
مومن بھی منتظر ہے اب روزہ کھولنے کو

گونجی اذانِ مغرب مومن نے کھولا روزہ
رب کی عنایتوں سے پورا ہوا ہے روزہ

ہر سمت نیکیوں کی پُر نور اک فضا ہے
رب ہی یہ جانتا ہے روزے کی کیا جزا ہے

کل تک جو بے نمازی آوارہ گھومتے تھے
وقتِ نماز گانے گا گا کے جھومتے تھے

کرتے ہیں آج وہ بھی رب کے حضور سجدہ
رمضان کی ہے برکت رحمت کا ہے یہ مژدہ

گنتی کے چند دن ہیں جانو انہیں غنیمت
محروم جو بھی ہوگا پھوٹے گی اس کی قسمت

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

رمضان کیسے گزاریں؟

حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم

ہماری خوش نصیبی:

ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ ایک دفعہ پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ ایسا مہینہ کہ جس کے ایک ایک پل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے، جو انسان بھی اس ماہ مبارک کا دل میں ادب رکھتا ہے۔ اس کے روزے رکھتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے اور عبادات کا اہتمام کرتا ہے۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کا قرب اور جنت کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

بزرگی کا معیار:

سلف صالحین کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ جب وہ کسی کی بزرگی کا تذکرہ کرتے تو یوں کہتے کہ فلاں آدمی تو بہت بزرگ آدمی ہے اور دلیل یہ دیتے تھے کہ اس نے تو اپنی زندگی کے اتنے رمضان گزارے ہیں۔ ان کے نزدیک بزرگی کا یہ پیمانہ تھا، بزرگی اور ترقی درجات کا اندازہ لگانے کا یہ معیار تھا کہ فلاں انسان زندگی کے اتنے رمضان المبارک گزار چکا، اب اس کے درجے کو تو ہم نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ اکبر

حضور نبی اکرم ﷺ کی ترغیب:

ایک مرتبہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان المبارک کی آمد پر صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا، تمہارے اوپر ایک برکتوں والا مہینہ آیا ہے، اس میں اللہ رب العزت تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور تم پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں، تمہاری خطاؤں کو معاف کرتے ہیں، دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ اور فرمایا کہ

یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ تَنَافُسِکُمْ فِیْہِ (رواہ الطبرانی)

(اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں)

تنافس کہتے ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کو، کسی بات میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کو۔ تو اس بات کی ترغیب دی گئی کہ رمضان المبارک کے مہینے میں نیک اعمال اور عبادات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ اس لئے اس مہینے میں ہر بندہ یہ کوشش کرے کہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے والا بن جاؤں۔ جیسے کلاس میں امتحان ہوتا ہے تو ہر بچے کی کوشش ہوتی ہے کہ میں فرسٹ آجاؤں اسی طرح رمضان المبارک میں ہماری کوشش یہ ہو کہ ہم زیادہ عبادت کرنے والے بن جائیں۔

رمضان المبارک میں معمولات نبوی ﷺ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے۔

پہلی بات ... آپ ﷺ عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ کے عام دنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ ''حَتّٰی یَتَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ''، یعنی آپ ﷺ کے قدم مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔ تاہم رمضان المبارک میں آپ کی یہ عبادت پہلے سے بھی زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔

دوسری بات ... آپ اللہ رب العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے، اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے یعنی بہت کھلے دل کے ساتھ صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

تیسری بات ... آپ ﷺ مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔

ان تین باتوں میں رمضان المبارک کے اندر تبدیلی معلوم ہوتی تھی عبادت کے اندر جستجو زیادہ کرنا، اللہ رب العزت کے راستے میں زیادہ خرچ کرنا اور دعاؤں کے اندر گریہ وزاری زیادہ کرنا۔

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ہم رمضان کیسے گزاریں؟

اب ہم اگر نیکیوں کے اس سیزن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ... روٹھے ہوئے رب کو منانا چاہتے ہیں ... اپنی بگڑی بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں چند چیزوں کا خاص طور پر اہتمام کریں۔ان کی وجہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے فیوض وبرکات سے مالا مال کردیں گے۔

(۱) روزے کی حفاظت

ہمیں چاہیے کہ ہم روزہ رکھیں تو پورے آداب وشرائط کے ساتھ رکھیں۔روزے میں کھانے پینے اور جماع کی پابندی تو ہے ہی، اس بات کی بھی پابندی ہو کہ جسم کے کسی عضو سے کوئی گناہ نہ ہو، روزے دار آدمی کی آنکھ بھی روزہ دار ہو، زبان بھی روزہ دار ہو، کان بھی روزے دار ہوں، شرمگاہ بھی روزہ دار ہو، دل ودماغ بھی روزہ دار ہوں۔اس طرح ہم سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک روزہ دار بن جائیں۔اسی لیے حدیث شریف میں آیا ہے:

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مَا لَمْ یَخرِقُھَا

روزہ آدمی کیلئے ڈھال ہے جب تک وہ اسے پھاڑ نہ دے

ڈھال سے مراد یہ ہے روزہ انسان کے لیے شیطان سے حفاظت کا کام کرتا ہے۔کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے اور غیبت سے۔

اسی طرح ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعِ وَ الْعَطْشِ کتنے لوگ ہیں جن کو روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ نہیں ملتا

کیوں؟... روزہ بھی رکھا اور گانے بھی سنے۔روزہ بھی رکھا اور بازار میں جاتے ہوئے غیر محرم کا نظارہ بھی کیا، روزہ بھی رکھا اور لوگوں پہ بہتان لگائے، جھوٹ بولا، دھوکا دیا، تو ایسا روزہ اللہ کے ہاں اجر نہیں پاتا۔یہ ظاہر داری کر رہا ہے۔اسے روزے کی حقیقت حاصل نہیں ہے۔اسی لیے حدیث پاک میں آیا ہے کہ

لَیْسَ الصِّیَامُ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّیَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَ الرَّفْسِ کہ روزہ کھانے اور پینے سے بچنے کا ہی نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو اور فحش کاموں سے بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر روزہ داروں کے متعلق فرمایا:

مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلُ بِہٖ فَلَیْسَ لَہٗ حَاجَۃٌ فِی اَنْ یَّضَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ

جو بندہ جھوٹ اور اپنے عمل کے کھوٹ کو نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی پروا نہیں

کہ ہیں تو روزہ دار، اور کم تول رہے ہیں، ملاوٹ کر رہے ہیں، رشوت لے رہے ہیں، بہتان لگا رہے ہیں، غیبت کر رہے ہیں، ایسے بندے کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ کو کیا ضرورت۔

زیادہ روزہ لگنے کی وجوہات:

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو آدمی پرہیزگاری کے ساتھ روزہ رکھتا ہے اسے بھوک پیاس بہت کم محسوس ہوتی ہے اور زیادہ بھوک پیاس اسی کو لگتی ہے جو بد پرہیزیاں کرتا ہے۔

حضور ﷺ کے دور کی بات ہے، دو عورتوں نے روزہ رکھا اور روزہ ان کو اتنا لگا کہ وہ مرنے کے قریب ہوگئیں۔یہ بات حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں کہیں کہ کلی کریں، دونوں کو کہا گیا کہ کلی کریں، چنانچہ ان کے منہ سے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکلے۔وہ حیران کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا پیا، یہ کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے بتلایا کہ یہ دراصل روزہ رکھ کر دوسروں کی غیبت کرتی رہیں اور غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی مردار کا گوشت کھانا۔یہ واقعات اس لئے پیش آئے کہ ہم جیسوں کے لئے آئندہ مثال بن سکیں، اللہ تعالیٰ نے عبرت بنا دیا تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے روزے کی حفاظت کریں اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کریں۔تب ہمیں روزے پر اجر بھی ملے گا اور روزہ کی برکات بھی نصیب ہوں گی۔

(۲) عبادت کی کثرت

ہم رمضان المبارک میں فرض نمازوں کو تکبیر اولیٰ کے ساتھ پابندی سے ادا کرنے کی کوشش کریں، دیگر مسنون اعمال، نفلی عبادات، ذکر اذکار کی کثرت کریں، عبادت کے ذریعے اپنے جسم کو تھکائیں۔ ہمارے جسم دنیا کے کام کاج کے لئے روز تھکتے ہیں زندگی میں کوئی ایسا وقت بھی آئے کہ اللہ کی عبادت کے لئے تھک جایا کریں، کوئی ایسا وقت آئے کہ ہماری آنکھیں نیند کو ترس جائیں رمضان المبارک کے مہینہ میں بڑے بڑے شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ پھر بھی انسان عبادت نہ کرے تو رکاوٹ کون سی چیز بنی؟ انسان کا اپنا نفس بنا۔شیطان ہمارے نفس کو اتنا بگاڑ دیتا ہے کہ وہ خود گرفتار ہو جاتا ہے۔اب وہ چھوٹے چھوٹے شطونگڑے رہ جاتے ہیں۔تو یہ چھوٹے چھوٹے شطونگڑے ہی ہمارے نفس کو سیدھا نہیں ہونے دیتے۔

ہماری تن آسانی کا یہ حال ہے ہمارے لئے ایک قرآن پاک تراویح میں سننا مشکل ہوتا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں جی فلاں مسجد میں جانا ہے کیوں؟ جی وہاں ۳۰ منٹ میں تراویح ہو جاتی ہیں، فلاں جگہ ۲۵ منٹ میں ہو جاتی ہیں، ہم مسجدیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ کہاں ہم پانچ منٹ پہلے فارغ ہو سکتے ہیں۔

موت کے بعد ہے بیدار دلوں کو آرام

اپنے نفس کو سمجھائیں بہت عرصہ غفلت میں گزار بیٹھے، اس مہینے کو کمانے کی ضرورت ہے، اہل دل حضرات اس مہینہ میں آرام کو خیر باد کہہ دیا کرتے تھے، ہم بھی رمضان المبارک میں آرام کو خیر باد کہہ دیں۔ ہم سوچیں کہ سال کے گیارہ مہینے اگر ہم اپنی مرضی سے سوتے جاگتے ہیں تو ایک مہینہ ایسا بھی ہو جس میں ہم بہت کم سوئیں، اچھی بات ہے اگر آنکھیں نیند کو ترستی رہیں، اچھی بات ہے اگر جسم کو تھکا دیں، ہاں، اگر تم آج اللہ کی رضا کے لئے جاگو گے تو قیامت کے دن اللہ رب العزت کا دیدار نصیب ہوگا، یہ آنکھیں آج جاگیں گی تو کل قبر کے اندر میٹھی نیند سوئیں گی۔

موت کے بعد ہے بیدار دلوں کو آرام
نیند بھر کر وہی سویا جو کہ جاگا ہوگا

تو یہ جاگنے کا مہینہ ہے۔ہم اپنے آرام میں کمی کر لیں۔یوں سمجھیں کہ یہ مشقت اٹھانے کا مہینہ ہے۔

(۳) دعاؤں کی کثرت:

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کچھ دینا چاہتے ہیں۔اس لیے اس میں دعاؤں کی کثرت کرنی چاہئے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ وَ اِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِی کُلِّ یَوْمٍ وَّ لَیْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً رمضان المبارک میں ہر مسلمان کی ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اس لیے اللہ کے آگے رو رو کر دعائیں کرنی چاہئیں، نہ معلوم کون سی گھڑی میں دعا قبول ہو جائے۔تہجد کا وقت قبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔لہٰذا سحری سے پہلے تہجد کے نوافل پڑھ کر اللہ کے آگے گریہ وزاری کی جائے اور اپنی تمام حاجات اللہ کے سامنے پیش کی جائیں۔اللہ کو منایا جائے۔

احادیث میں ہے افطار کے وقت روزہ دار کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔فرمایا: ''تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی دعا۔''

اس لیے افطاری کے وقت دعاؤں کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔ایک بات پر غور کیجئے کہ بالفرض اللہ تعالیٰ کا کوئی بہت ہی نیک اور برگزیدہ بندہ ہو اور وہ آدمی آپ کو کسی وقت بتا دے کہ ابھی مجھے خواب کے ذریعے بشارت ملی ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے، تم جو کچھ مانگ سکتے ہو، اللہ رب العزت سے مانگ لو۔ اگر وہ آپ کو بتائے تو آپ کیسے دعا مانگیں گے؟ بڑی عاجزی و

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

انکساری کے ساتھ رو رو کر اللہ رب العزت سے سب کچھ مانگیں گے کیونکہ دل میں یہ استحضار ہوگا کہ اللہ کے ایک ولی نے ہمیں بتا دیا ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ جب ایک ولی بتائے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے تو ہم اتنے شوق کے ساتھ دعا مانگیں گے اب ذرا سوچئے کہ ولیوں اور نبیوں کے سردار، اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار آدمی کی افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتے ہیں تو ہمیں افطاری کے وقت کتنے شوق اور لجاجت سے، اور پر امید ہو کر اللہ رب العزت سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مگر ہوتا کیا ہے۔ عصر کا وقت شروع ہوا... بس اس کے بعد سے افطاری شروع ہوگئی... افطاری بنائی جا رہی ہے... مشورے دیئے جا رہے ہیں۔ اس میں کباب بھی ہونے چاہیں، سموسے بھی ہونے چاہیں، پھل بھی ہونے چاہیں، فلاں بھی ہونا چاہیے۔ دس پندرہ منٹ پہلے دستر خوان پہ لگا کے بس اس کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اتنی بھی توفیق نہیں کہ دعا ہی مانگ لیں۔ یہ لانا وہ لانا... یہ رہ گیا وہ رہ گیا... اور اسی میں افطاری کا قیمتی وقت گزر جاتا ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ وہ جو افطاری کا آخری آدھا گھنٹہ ہے اس آدھے گھنٹے میں خوب توجہ الی اللہ کے ساتھ بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجات بیان کریں اور اپنی دنیا و آخرت کی اور جان و ایمان کی سلامتی کی دعائیں کریں۔

ویسے بھی دستور یہ ہے کہ اگر آپ کسی آدمی کو مزدوری کرنے گھر لائیں اور وہ سارا دن پسینہ بہائے اور شام کے وقت گھر جاتے ہوئے آپ سے مزدوری مانگے تو آپ اس کی مزدوری کبھی نہیں روکیں گے، حالانکہ ہمارے اندر کتنی خامیاں ہیں۔ بغض ہے، کینہ ہے، حسد ہے، بخل ہے، لیکن جو ہمارے اندر تھوڑی سی شرافت نفس ہے وہ اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ جس بندے نے سارا دن محنت کی ہے ہم اس کو شام کے وقت مزدوری دیئے بغیر خالی بھیج دیں۔ اگر ہمارا دل یہ نہیں چاہتا تو جس بندے نے اللہ کے لئے بھوک اور پیاس برداشت کی اور افطاری کے وقت اس کا مزدوری لینے کا وقت آئے تو کیا اللہ تعالیٰ بغیر مزدوری دیئے اس کو ٹرخا دیں گے۔ ہرگز نہیں۔ اس لیے صدق یقین کے ساتھ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

حدیث شریف میں اس بات کی ترغیب آئی ہے کہ رمضان شریف میں استغفار کی کثرت کریں، جنت کی طلب کریں اور جہنم سے پناہ مانگیں۔ لہٰذا اپنی دعاؤں میں ان تینوں چیزوں کو بار بار مانگیں، ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ بامراد فرمائیں گے۔

(۴) تلاوت قرآن مجید کی کثرت

رمضان المبارک کو قرآن پاک سے خاص نسبت ہے کیونکہ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل کیا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ (البقرة: ۱۸۵) (رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا)

اس سے پہلے بھی جتنی آسمانی کتابیں اور صحیفے آئے وہ بھی اسی مہینے میں نازل ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اس مہینے کو کلام الٰہی سے خاص نسبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک اس مہینے میں کثرت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس مہینے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔ اصحاب رسول ﷺ سے لے کر آج تک یہ روایت چلی آرہی ہے کہ اس ماہ قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کی جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے اکابر اس ماہ میں ایک دن میں ایک قرآن پاک اور بعض دو قرآن پاک بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے اکابر کی اتباع میں کثرت تلاوت کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

سلف صالحین کے واقعات

سلف صالحین اس مہینہ کی برکات سے کیسے فائدہ اٹھاتے

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201. (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

تھے اس کی چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ تا کہ ہمیں بھی اندازہ ہو جائے کہ ہمارے اسلاف یہ مہینہ کیسے گزارتے تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا معمول:

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ آپ رمضان المبارک میں 63 مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، ایک قرآن پاک دن میں پڑھتے تھے۔ ایک قرآن پاک رات میں پڑھتے تھے اور تین قرآن پاک تراویح میں سنا کرتے تھے ... رمضان المبارک میں 63 قرآن پاک 60... قرآن پاک دن اور رات میں اور 3 قرآن تراویح کی نماز میں، اللہ اکبر!

حضرت رائے پوریؒ کا معمول:

حضرت رائے پوریؒ کے معمولات میں لکھا ہے۔ جب ۲۹ شعبان کا دن ہوتا تھا تو اپنے مریدین ومتوسلین کو جمع فرمالیتے اور سب کومل لیتے اور فرماتے کہ بھئی! اگر زندگی رہی تو اب رمضان المبارک کے بعد ملاقات ہوگی اور اپنے ایک خادم کو بلاتے اور اسے ایک بوری دے دیتے اور فرماتے کہ رمضان المبارک میں جتنے خطوط آئیں وہ سب اس بوری میں ڈال دینا، زندگی رہی تو رمضان المبارک کے بعد ان کو کھول کر پڑھیں گے، رمضان المبارک میں ڈاک نہیں دیکھا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ یہ مہینہ بس میں نے اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے، اگر زندگی رہی تو اس کے بعد پھر دوستوں سے ملاقات ہوگی۔ آپ کے ہاں پورا رمضان المبارک اعتکاف کی حالت میں گزارنے کا معمول تھا، ۲۹ شعبان کے دن جو شخص آپ کی مسجد میں بستر لے جاتا اس کو مسجد میں بستر لگانے کی جگہ نہیں ملا کرتی تھی۔ دور دراز سے لوگ رمضان المبارک کا مہینہ وہاں گزارنے کے لئے آتے تھے اور پورا رمضان المبارک عبادت اور یاد الٰہی میں گزار دیا کرتے تھے۔

حضرت مولانا محمد زکریاؒ کا معمول:

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنے بارے میں فرماتے تھے "میں اکابرین ہی کے نقش قدم پر رمضان المبارک یکسوئی کے ساتھ عبادت میں گزارا کرتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ میں سارا دن قرآن پاک کی تلاوت میں لگا رہتا۔ کچھ وقت نوافل وغیرہ میں گزرتا۔ میرا ایک دوست جو کسی دوسرے محلے میں رہتا تھا وہ رمضان المبارک میں ملنے آیا، اسے میرے معمولات کا اندازہ نہیں تھا، اس نے سلام کیا، میں نے سلام کا جواب دیا پھر اپنے کمرے میں آکر تلاوت شروع کردی۔ وہ بھی میرے پیچھے پیچھے کمرے میں آگیا، وہ انتظار میں بیٹھا رہا۔ میں تلاوت کرتا رہا حتیٰ کہ عصر کا وقت ہوگیا۔ عصر کی اذان ہوئی تو میں پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا، ہم دونوں نے آکر نماز پڑھی، نماز کے بعد فارغ ہوتے ہی میں سیدھا اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا اور تلاوت شروع کردی، وہ پھر کمرے میں آیا (وہ دوست تھا بچپن کا، بڑا بے تکلف دوست تھا) اس نے کمرے میں آکر دیکھا تو میں پھر تلاوت شروع کر بیٹھا تھا وہ تھوڑی دیر انتظار کرتا رہا پھر کہنے لگا "بھئی! رمضان المبارک تو ہمارے پاس بھی آوے مگر یوں بخار کی طرح نہیں آوے۔"

حضرت شیخ الہندؒ کا معمول:

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی نماز تراویح اس وقت ختم ہوتی جب سحری کا وقت ہو جاتا تھا، چنانچہ تراویح ختم کرتے ہی سحری کھاتے اور ساتھ ہی فجر کی نماز کے لئے تیار ہو جاتے تھے، ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ ایک مرتبہ کئی دن مسلسل مجاہدے میں گزر گئے تو گھر کی مستورات نے محسوس کیا کہ حضرتؒ کی طبیعت میں نقاہت اور کمزوری ہے ایسا نہ ہو کہ طبیعت زیادہ خراب ہو جائے، تو انہوں نے منت سماجت کی کہ حضرت! آپ درمیان میں ایک رات وقفہ کرلیں طبیعت کو کچھ آرام مل جائے گا پھر دس پندرہ دن گزر جائیں گے۔ لیکن حضرت فرمانے لگے کہ معلوم نہیں کہ آئندہ رمضان کون دیکھے گا اور کون نہیں دیکھے گا۔ گھر کی مستورات نے کسی بچے کے ذریعے قاری کو پیغام بھجوایا کہ "قاری صاحب! آپ کسی رات بہانہ کردیں کہ میں تھکا ہوا ہوں، آرام کرنے کو جی چاہتا ہے" (حضرتؒ کی عادت

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFARNAGAR-251201, (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شریفہ تھی کہ دوسروں کے عذر بڑی جلدی قبول کرلیا کرتے تھے) قاری صاحب نے کہا، بہت اچھا۔ وہ میرے شیخ و مرشد ہیں، ان پر اس وقت کمزوری اور ضعف غالب ہے تو چلو آج کی رات ذرا آرام میں گزرے گی۔ قاری صاحب تراویح پڑھانے کے لئے آئے تو کہنے لگے کہ حضرت! آج میری طبیعت بہت تھکی ہوئی ہے اس لئے آج میں زیادہ تلاوت نہیں کرسکوں گا۔ حضرتؒ نے فرمایا ہاں بہت اچھا، آپ بالکل تھوڑی سی تلاوت کریں۔ قاری صاحب نے ایک دو پارے سنا کر اپنی تراویح مکمل کر دی تو حضرتؒ نے فرمایا: قاری صاحب! آپ تھکے ہوئے ہیں اب آپ گھر نہ جائیے بلکہ یہیں میرے بستر پر سو جائیں۔ قاری صاحب کو مجبوراً تعمیل کرنا پڑی۔ حضرت کے بستر پر لیٹ گئے حضرت نے فرمایا قاری صاحب! آپ بالکل آرام کریں اور سو جائیں، پھر لائٹ بجھا دی اور کواڑ بند کر دیئے، قاری صاحب فرماتے ہیں کہ جب تھوڑی دیر کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ کوئی بندہ میرے پاؤں دبا رہا ہے مٹھی چاپی کر رہا ہے۔ میں حیران ہوکر اٹھ بیٹھا جب قریب ہوکر دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میرے پیرو مرشد حضرت شیخ الہندؒ اندھیرے میں بیٹھے میرے پاؤں دبا رہے ہیں۔ میں نے کہا، حضرت! آپ نے یہ کیا کیا؟ فرمانے لگے کہ قاری صاحب! آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ میں تھکا ہوا ہوں تو میں نے سوچا کہ چلو میں آپ کے پاؤں دبا دیتا ہوں آپ کو کچھ آرام مل جائے گا۔ قاری صاحب کہنے لگے حضرت! اگر آپ کو رات جاگ کر ہی گزارنی ہے تو چلیں میں قرآن سناتا ہوں آپ قرآن ہی سنتے رہیں رات یوں بسر ہو جائیگی، چنانچہ قاری صاحب پھر مصلیٰ پر آگئے انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا، حضرت نے قرآن سننا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر!

مستورات کا قرآن سے لگاؤ:

حضور شیخ الہندؒ کے ہاں مستورات بھی تراویح میں قرآن پاک سنا کرتی تھیں، آپ کے صاحبزادے قرآن پاک سناتے تھے اور پردے کے پیچھے گھر کی مستورات اور بعض دوسری عورتیں جماعت میں شریک ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک دن حضرت کے صاحبزادے بیمار ہوگئے تو حضرت نے کسی اور قاری صاحب کو بھیج دیا، قاری صاحب نے تراویح میں چار پارے پڑھے۔ جب سحری کے وقت حضرت گھر تشریف لے گئے تو گھر کی عورتیں بڑی ناراض ہوئیں، کہنے لگیں، حضرت! آج آپ نے کس قاری صاحب کو بھیج دیا۔ اس نے تو بس ہماری تراویح خراب کر دی۔ پوچھا کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگیں پتہ نہیں اس کو کیا جلدی تھی بس اس نے چار پارے پڑھے اور بھاگ گئے، پھر پتہ چلا کہ یہ عورتیں رمضان المبارک میں تراویح کی نماز میں سات قرآن پاک سنا کرتی تھیں۔ جی ہاں، کئی خانقاہوں میں تین قرآن پاک تراویح میں پڑھنے کا معمول رہا ہے، کئی خانقاہوں میں پورا رمضان المبارک اعتکاف کرنے کا معمول رہا ہے، ہمارے سلف صالحین یوں مجاہدہ کیا کرتے تھے یہ رمضان المبارک کمانے کا مہینہ ہے اپنے جسم کو تھکانے کا مہینہ ہے۔

اللہ کو راضی کرنے کا طریقہ:

سلف صالحین اللہ جل شانہ کو راضی کرنے کے لئے یوں عبادت کیا کرتے تھے۔ جیسے کوئی کسی روٹھے ہوئے کو مناتا ہے۔ سبحان اللہ! روٹھے ہوئے رب کو مناتے تھے۔ اگر کوئی غلام بھاگ جائے اور پھر پکڑا جائے تو وہ اپنے مالک کے سامنے آتا ہے تو کیا کرتا ہے؟ وہ اپنے مالک کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ دیتا ہے اپنے مالک کے پاؤں پکڑ لیتا ہے اور کہتا ہے میرے مالک آپ درگزر کر دیں آئندہ میں احتیاط کروں گا۔ میرے دوستو! رمضان المبارک میں ہم اللہ رب العزت کے سامنے اسی طرح اپنے ہاتھ جوڑ دیں، سر بسجود ہو جائیں اور عرض کریں کہ اے اللہ ہم نادم ہیں شرمندہ ہیں، جو کوتاہیاں اب تک کر بیٹھے ہیں ان کو تو معاف کر دے۔ آئندہ زندگی ہم تقویٰ اور پرہیز گاری کے ساتھ گزارنے کی کوشش کریں گے۔

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شب قدر فضیلت واہمیت

مولانا حماد نعمانی قاسمی

یوں تو رمضان المبارک کا ہرلمحہ اور ہر گھڑی نہایت قیمتی اور قابل قدر ہے، جس میں عبادت کی بڑی اہمیت احادیث میں منقول ہے، اور جس کے روز وشب صبح وشام میں مغفرت وبخشش کی موسلا دھار بارش برستی رہتی ہے جس میں بندگانِ خدا گناہوں کی آلائشوں سے پاک ہوتے رہتے ہیں، لیکن اس ماہِ مبارک کا آخری عشرہ دونوں عشروں کے بالمقابل اس اعتبار سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی طاق راتوں میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، یعنی جس شخص کو اس رات میں عبادت وتلاوت وغیرہ نصیب ہوجائے تو ایک ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، ایک ہزار مہینے کا اگر حساب لگایا جائے تو 83 / سال 4 / ماہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس امت پر کتنی بڑی مہربانی ہے کہ صرف ایک رات میں عبادت کا ثواب 83 سال 4 / ماہ کے بقدر بڑھا کر عطا کردیتے ہیں۔

ویسے سال میں نو (۹) ایسی راتیں ہیں جن میں عبادت کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہیں (۱) شب قدر (۲) شب برأت (۳) شب منیٰ گیارہ ذی الحجہ کی رات (۴) شب منیٰ بارہ ذی الحجہ کی رات (۵) شب عیدالفطر (۶) شب عیدالاضحیٰ (۷) شب یوم عرفہ (۸) یوم النحر، جو مزدلفہ میں گزاری جاتی ہے (۹) اور جمعہ کی رات۔ ان تمام راتوں میں سب سے اہم لیلۃ القدر ہے، جس کی فضیلت وبرتری کیلئے یہی کافی ہے کہ اس میں قرآن کریم نازل ہوا اور اس رات میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کے برابر ہے اگر کسی شخص کو اس رات میں عبادت کی توفیق مل جائے تو زہے نصیب اس کا ثواب 83 سال 4 / ماہ کے برابر ہوجاتا ہے، اس رات میں فرشتے اور جبرئیل امین آسمان سے اتر کر دنیا میں تشریف لاتے ہیں اور زمین میں گشت کرتے ہیں پوری رات ہر چار سو سلامتی ہی سلامتی رہتی ہے جس طرح تمام گھروں مکانوں کا قبلہ بیت اللہ ہے، اسی طرح تمام دنوں راتوں ہفتوں اور مہینوں کا قبلہ لیلۃ القدر ہے، جس طرح دنوں میں سب سے اہم دن جمعہ، مہینوں میں سب سے اہم مہینہ رمضان المبارک، اسی طرح راتوں میں سب سے اہم رات شب قدر کی رات ہے۔

لیلۃ القدر نام رکھنے کی وجہ! لیل کے معنی رات کے ہیں اور قدر کے معنی طے کرنے، متعین کرنے کے آتے ہیں چونکہ اس رات میں موجودہ رمضان سے آئندہ رمضان تک ہر چیز کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کس کو کتنا رزق ملے گا، کس کی روح قبض ہوگی، اور کون زندہ رہے گا، کتنی بارش ہوگی، کتنا اناج پیدا ہوگا وغیرہ، یہ سب امور اسی رات میں طے کئے جاتے ہیں، اس وجہ سے اس رات کو لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔

ابوبکر ورّاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس رات کو لیلۃ القدر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ بندہ چونکہ بداعمالی وگناہوں کے دلدل میں پھنسا رہتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی، لیکن جب وہ اس رات میں اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہے اور اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے، تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں اور اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بندہ اللہ کی نگاہ میں قدر و قیمت والا ہوجاتا ہے۔

شب قدر اس امت کو کیوں عطاء کی گئی؟

یہ امت اللہ کے نزدیک سب سے بہتر امت ہے اس کا مقام ومرتبہ تمام امتوں سے بڑھا ہوا ہے لیکن اس امت کی عمریں اوسطاً /۶۰ /۷۰/ سال کی ہوتی ہیں، جس میں ایک تہائی حصہ سونے میں اور ایک تہائی حصہ فکر معاش میں جبکہ زندگی کے مختصر اوقات ہی عبادت میں لگ پاتے ہیں، دوسری طرف گزشتہ اقوام

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اور سابقہ امتوں کی جانب توجہ کی جائے تو روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عمریں طویل ہوتی تھیں۔جس کی وجہ سے ان کی نمازیں عبادتیں اور دیگر کارِ خیر لا محالہ اس امت سے زائد ہوں گی۔ایک دفعہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ کے درمیان بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا تذکرہ فرمایا، جس نے اللہ کے راستے میں ایک ہزار مہینے تک مسلح ہوکر جہاد کیا اور کبھی ہتھیار نہیں اتارا، یہ سن کر مسلمانوں کو بہت تعجب ہوا، اس موقع پر اللہ نے سورہ قدر نازل فرماکر یہ پیغام دیا کہ اگر اس امت کے افراد اس رات میں عبادت کریں گے تو ان کا ثواب اس مردِ مجاہد سے بھی بڑھ جائے گا (سنن کبری) ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے چار انبیاء کرام کا ذکر فرمایا (۱) حضرت ایوب (۲) حضرت زکریا (۳۔۴) حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیھم السلام کہ ان میں سے ہر ایک نے اسّی اسّی سال تک اللہ کی عبادت کی اور پلک جھپکنے کے برابر بھی کوئی گناہ نہیں کیا، تو صحابہ کرام ان کی عبادت کے تذکرے سن کر بہت متعجب ہوئے تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل کیا جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس ایک رات میں عبادت کرے تو اس کا ثواب ۸۰/ سال سے بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔ (تفسیر قرطبی)

شب قدر کی تعیین: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو شب قدر کے متعلق متعینہ طور پر بتلا دیا تھا کہ وہ رمضان کی فلاں رات ہے اور اللہ کے نبی ﷺ صحابہ کرام کو اس کی اطلاع دینے جا رہے تھے کہ راستے میں دو صحابیوں کو دیکھا کہ وہ لڑائی کر رہے ہیں، یہ لڑائی اور جھگڑا اس قدر بُری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ کی طرف سے اترنے والی رحمت بھی روک دی جاتی ہے، اور نیک اعمال کی توفیق بھی کم ہوجاتی ہے، اسی لڑائی کی وجہ سے شب قدر کی تعیین بھی امت سے اٹھالی گئی اور آخری عشرے کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا، لڑائی اور جھگڑا بہت بُری چیز ہے لیکن صحابہ کرام کے اختلافات امت کیلئے باعث رحمت ہیں چنانچہ اگر شب قدر کی تعیین امت کے سامنے آجاتی تو پوری امت صرف اس رات میں عبادت کرتی دیگر طاق راتوں میں عبادت سے غافل ہوجاتی، اور یہ امت کے لئے بڑے خسارے کی بات ہوتی، اس لئے شب قدر کی تعیین اٹھا لی گئی اور اسے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا۔

لہٰذا ہم اس مہینے میں دنیا کی مصروفیات سے کنارہ کش ہوکر پورے ماہ اللہ کی عبادت میں مشغول رہیں اگر پورے مہینے کے لئے ہم اپنے آپ کو فارغ نہ کرسکیں تو کم ازکم آخری عشرے میں پوری طرح اپنے آپ کو فارغ کر کے اعتکاف میں بیٹھ کر اللہ سے اپنا قرب بنائیں۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو کم ازکم آخری عشرے کی طاق راتیں عبادت میں گزاریں، ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں کیونکہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر ہونے کا پورا امکان ہے، اور جس شخص کو اس مبارک رات میں عبادت کرنا نصیب ہوجاتا ہے، تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

ایک روایت میں ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ اور پھر طاق راتوں کی تعیین فرمادی، کہ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اور آخری شب میں تلاش کیا کرو۔ (ترمذی)

شب قدر کی علامت: پہلی علامت یہ ہے کہ جب اس رات کے بعد والے دن میں سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں ویسی شعاعیں نہیں ہوتی جیسا کہ عام دنوں میں ہوا کرتی ہیں، اس رات کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس میں شیاطین کو ستارے پھینک کر نہیں مارا جاتا، اور اس رات میں سمندر کے پانی کا میٹھا ہونا بھی بیان کیا گیا ہے۔

شب قدر کی عبادتیں

(۱) اس رات میں تمام عبادتیں ہم اپنے گھروں پر رہ کر

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201, (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کریں، مساجد کا رخ نہ کریں، اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا معمول تھا کہ وہ نفلی عبادت گھروں ہی میں کیا کرتے تھے حالانکہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت ان کے نگاہوں کے سامنے تھی اس کے باوجود وہ گھروں میں عبادت کو ترجیح دیا کرتے تھے

(۲) اس رات کی کوئی مخصوص نماز جس میں مخصوص سورتیں پڑھی جائیں شریعت سے ثابت نہیں ہے۔

(۳) اس رات کی نیند کو قربان کر کے پوری رات عبادت میں گزاریں۔

(۴) اس رات کے تین حصے کر لئے جائیں۔ پہلے حصے میں نوافل وغیرہ کا اہتمام کیا جائے۔ دوسرے حصے میں تلاوت کی جائے۔ تیسرے حصے میں توبہ واستغفار کا اہتمام ہو، یہ طریقہ قرآن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جو کتاب تری طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھا کرو، اور نماز کے پابند رہو، بیشک نماز بے حیائی اور بُری بات سے روکتی ہے، اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے

(۵) اس رات میں صلاۃ التسبیح کا اہتمام کریں، جس کی بڑی فضیلت احادیث میں وارد ہے۔

(۶) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ اس رات اس دعا کا خوب ورد کریں۔

(۷) اور جو شخص اس رات میں عبادت کا اہتمام نہیں کرتا، گویا وہ ہر طرح کی خیر وبرکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے بیشک یہ مہینہ یقیناً تمہارے سامنے آ گیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات کی خیر وبرکت سے محروم ہو جاتا ہے یقیناً وہ ہر طرح کی خیر وبرکت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی خیر وبرکت سے محروم نہیں ہوتا مگر محروم القسمت شخص (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مبارک رات نصیب فرمائے، اور اس ماہِ مبارک میں ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

چند ملفوظات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

☆

’’ایک صاحب نے کہا: حدیث میں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں انصار پر احسان جتایا، ارشاد فرمایا کہ بضرورت ومصلحت احسانات بیان کرنا جائز ہے۔ جیسے طالبِ علم سے کہتے ہیں کہ ہم نے تمہارے ساتھ محنت کی، تمہیں پڑھایا، لیکن پھر بھی تم بے توجہی کرتے ہو، اور اس سے تنبیہ مقصود ہوتی ہے، الغرض جہاں خود جتانا اور مخاطب پر طعن کرنا، تحقیر مقصود ہو، وہاں ناجائز ہے، اور جہاں بیان کرنے میں کوئی مصلحت ہو، وہاں جائز ہے‘‘۔

(ملفوظات حکیم الامت، جلد نمبر: 13، صفحہ نمبر: 243،

☆

’’فرمایا کہ ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ اگر تدبر (دھیان، غور) سے (قرآن کریم کی) تلاوت کرتا ہوں، تو مقدار کم رہتی ہے، اور اگر بلا تدبر کرتا ہوں، تو معانی کا خیال نہیں ہوتا، میں نے اس سے کہا: تلاوت دو وقت کیا کرو، ایک وقت میں تدبر سے پڑھو، اور دوسرے وقت میں محض تلاوت کو مقصود سمجھ کر فر فر پڑھتے چلے جاؤ، اس پر وہ بہت خوش ہوئے"۔

(ملفوظات حکیم الامت، جلد نمبر: 26، صفحہ نمبر: 45)

☆

’’فرمایا: کہ مکان میں چور نہ آنے کی دو وجہ ہیں:

ایک یہ کہ متاع (یعنی سامان) ہی نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ متاع تو ہے، مگر اس قدر محفوظ ہے کہ اس کو ملنے کی امید ہی نہیں ہے۔

اس لئے نہ تو غیر متقی کو وسوسہ آتا ہے، اور نہ صاحب نسبت کاملہ کو‘‘۔ (ملفوظات حکیم الامت، جلد نمبر: 13، صفحہ نمبر: 260)

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201, (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

فرضیتِ صیام کا مقصد!

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لئے عبادات کے جتنے بھی طریقے بتائے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہے ،بعض حکمتیں وہ ہیں جہاں تک عقل انسانی کی رسائی ہوسکتی ہے اور بعض وہ ہیں جہاں کسی کی رسائی نہیں۔ جیسے نماز خدا کے وصال کا ذریعہ ہے ۔اس میں بندہ اپنے معبودِ حقیقی سے گفتگو کرتا ہے بعینہ روزہ بھی خدا تعالیٰ سے لو لگانے کا ایک ذریعہ ہے۔ جہاں نماز کے بارے میں یہ ارشاد ہے کہ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے،وہیں روزے کے بارے میں فرمایا گیا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو۔

تقوی کیا ہے؟ تقوی: انسانی زندگی کی وہ صفت ہے جو تمام انبیاء کی تعلیم کا نچوڑ رہی۔جس کے معنی ہیں اللہ کی عظمت و کبریائی کا احساس رکھتے ہوئے گناہوں سے بچنا اور نیک کام کرنا۔ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا تھا کہ تقوی کی حقیقت کیا ہے۔انہوں نے سوال کیا، کیا آپ کا گزر کبھی ایسے راستے سے ہوا جس میں دونوں طرف کانٹے ہوں۔فرمایا، ہاں! کہا: اس حالت میں آپ نے کیا کیا؟ فرمایا، میں نے کوشش کی، کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں۔کہا: یہی تقوی کی حقیقت ہے۔

مفسر قرآن مولانا ابوالکلام آزادؒ ''تقوی'' کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

زندگی کی تمام باتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ دو طرح کے انسان پائے جاتے ہیں؛ بعض طبیعتیں محتاط ہوتی ہیں،بعض بے پرواہ ہوتی ہیں ؛جن کی طبیعت محتاط ہوتی ہے، وہ ہر بات میں سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتے ہیں، اچھائی برائی، نفع و نقصان، نشیب و فراز کا خیال رکھتے ہیں، جس بات میں برائی پاتے ہیں ،چھوڑ دیتے ہیں، جس میں اچھائی دیکھتے ہیں، اختیار کر لیتے ہیں، برخلاف اس کے جو لوگ بے پرواہ ہوتے ہیں، ان کی طبیعتیں بے لگام ہوتی ہیں ؛ جو راہ دکھائی دے گی، چل پڑیں گے، جس کام کا خیال آ گیا کر بیٹھیں گے، جو غذا سامنے آ گئی کھا لیں گے، جس بات پر اڑنا چاہیں گے، اڑ بیٹھیں گے، اچھائی برائی، نفع و نقصان، دلیل اور توجہ کسی کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی ۔جن حالات کو ہم نے یہاں احتیاط تعبیر کیا ہے اس کو قرآن تقوی سے تعبیر کرتا ہے۔(ترجمان القرآن)

مختصر یہ کہ روزہ کے ذریعے اللہ تعالی ہمارے اندر احتیاط اور تقوی کی صفت پیدا کرنا چاہتے ہیں، جس طرح ہم رمضان میں اللہ کے حکم کی وجہ سے قدرت کے باوجود حلال چیزوں سے پرہیز کرتے رہے غیر رمضان میں ہم حرام و مشتبہ امور سے بچنے والے ہو جائیں۔

علامہ ابن قیمؒ نے تقویٰ کے تین درجات بیان فرمائے ہیں:

(۱) پہلا درجہ: دل اور اعضا و جوارح کو معاصی اور محرمات سے محفوظ رکھنا

(۲) دوسرا درجہ: دل اور اعضا و جوارح کو مکروہات سے بچانا

(۳) تیسرا درجہ: دل اور اعضاء و جوارح کو فضول و لایعنی امور سے باز رکھنا۔

تقویٰ والی زندگی مسلمان کے لیے لازمی و ضروری ہے ؛ کیوں کہ صفتِ تقویٰ صرف اجتماعی و معاشرتی زندگی ہی میں اوامر و نواہی کا پابند نہیں بناتی ؛ بلکہ انفرادی اور نجی زندگی میں بھی تعمیرِ حیات اور تطہیرِ نفس کا سبب بنتی ہے۔

تقویٰ کا حکم قرآن مجید میں

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر تقویٰ اختیار کرنے کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

تاکید کی گئی چناں چہ ارشاد باری ہے: یا اَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَ لْتَنظُرْ نَفْسٌ ما قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللَّہَ (الحشر) اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہئے کہ دیکھ لے ہر شخص ،اس نے کل کے واسطے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو!

ایک اور مقام پر ہے: یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّہَ حَقّ تُقَاتِہِ وَلَا تَمُوتُنّ اِلّا وَاَنْتُم مُسْلِمُونَ (آل عمران)

اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور نہ مرو مگر مسلمان ہو کر۔

ایک اور جگہ اللہ جل شانہ نے فرمایا: ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم (حجرات) تم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

تقویٰ کے معنی ہیں بچنے کی کوشش کرنا یعنی ایسا راستہ اختیار نہ کرنا، جس کا سرا جہنم تک پہنچتا ہو، اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اور اس کی مشق کرنا، اس کا ملکہ اپنے اندر پیدا کر لینا اور اس انداز سے یہ صفت اختیار کر لینا کہ گناہوں سے بچنے کی عادت اور مزاج بن جائے۔(یہی تقویٰ کہلاتا ہے)۔

تقویٰ کا حکم احادیث رسول ﷺ میں

رسول اللہ ﷺ بارہا اپنے خطبات میں ارشاد فرمایا کرتے : اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ یعنی میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی لہٰذا تم اللہ سے ڈرتے رہنا، اس کی نافرمانی سے بچتے رہنا اور اس کے کسی حکم سے منھ نہ موڑنا۔

ایک مقام پر رسول ﷺ نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا : اما واللہ انی لاتقاکم للہ و اخشاکم لہ (صحیح مسلم)

میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ رکھنے والا اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

یعنی میں خشیت اور تقویٰ میں ساری مخلوق اور سارے انسانوں میں بڑھا ہوا ہوں؛ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز اور سب سے زیادہ مکرم تھے۔

اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں روزوں کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بنو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے اندر رکھ کر زندگی بسر کرے اور اسے اس بات کا ڈر رہے کہ اگر اس نے ان حدود کو توڑا تو اللہ کے سوا اسے سزا سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے رات کو جاگنے والے ایسے ہیں کہ جن کے حصہ میں صرف جاگنے کے علاوہ کچھ نہیں آتا، روزہ رکھا؛ لیکن کچھ نہیں پایا، رات بھر بیدار رہا مگر کچھ نہیں ملا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (صحیح بخاری)

فرمایا کہ جو شخص غلط بات بولنا اور غلط کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے ذرا دیکھئے! کس قدر ناراضگی کا اظہار ہے، جو آدمی غلط کام کرنا نہ چھوڑے، غلط بات بولنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ بندہ اپنا کھانا پینا چھوڑے ؛ بہ ظاہر کھانا پینا تو بندے نے چھوڑ دیا ہے، لیکن کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا، زبان کی بے احتیاطی، اور بدنگاہی سے اجتناب نہیں کرتا، تو ناراضگی کے لہجہ میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو بھوکا رکھنا چاہتا ہے؟ اس کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ میرا بندہ نہ کھائے نہ پیئے ، وہ تمہارے اندر تقویٰ کی صفات پیدا کرنا چاہتا ہے، ان چیزوں کو چھوڑو گے تو تمہارے اندر تقویٰ کی صفات پیدا ہوں گی،

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اورتم اگر کسی چیز کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہو تو بھوک پیاس کے علاوہ تمہارا روزہ کچھ نہیں ہوا۔

ایک اور مقام پر سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ ڈھال، دشمن کے حملہ کو روکنے کا ذریعہ ہے، نفس اور شیطان کے حملوں سے بچانے کے لیے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ڈھال بنایا ہے، اگر اس ڈھال کو ہم پھاڑ دیں گے تو پھر یہ دشمن کے حملہ سے ہم کو بچا نہیں پائے گا، اور روزہ کی ڈھال کا پھاڑنا کیا ہے؟ جن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے ان سے اپنے آپ کو بچا کر نہ رکھنا اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ جن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے ان سے بچنے کی فکر کرنا، جب ان سے بچا جائے گا تب روزہ ڈھال بنے گا۔

تمام عبادات کا مقصود "تقوی"

نماز: اللہ تعالیٰ سے تعلق کا بہترین اظہار نماز کی شکل میں ہوتا ہے؛ کیوں کہ اس عبادت میں بندے کا اپنے رب سے رشتہ جڑ جاتا ہے، وہ اسے ملجا و ماوی اور سب کچھ سمجھتا ہے اور اس کے آگے سر بہ سجود ہو جاتا ہے۔ نماز جیسی اہم عبادت کے تعلق سے بھی بہ طور خاص تقوی کو مطلوب بتلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز بے حیائی اور برائیوں سے روکتی ہے۔ (سورۃ العنکبوت)

نوٹ: بے حیائی اور برائیوں سے رکنے کا نام ہی تقویٰ ہے۔

زکوۃ: راہ خدا میں ہر سال مال کا چالیسواں حصہ فقراء و مساکین کو دینا؛ تاکہ مال پاک ہو جائے اور نفس کی اصلاح ہوتی رہے، زکوۃ کہلاتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے اور بندوں کے حقوق نہ پہچانے، اس کا مال ناپاک ہو جاتا ہے، اور ناپاک مال میں جینے والا صاحبِ تقوی نہیں ہو سکتا، تقوی کا مقام بلند، مال کے تزکیہ کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نعمتوں کا مستحق ہوتا ہے، ارشاد باری ہے:

جہنم سے وہ شخص دور رکھا جائے گا جو بڑے تقوی والا ہے، جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے، اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ اسے دینا ہو، وہ تو صرف اپنے رب اعلی کی رضا جوئی چاہتا ہے اور وہ ضرور اس سے خوش ہوگا۔ (اللیل)

روزہ: اسلام کا تیسرا ایک اہم رکن ہے، اللہ تعالیٰ نے سارے مکلّف مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھیں اور اپنے کلام میں روزہ کی فرضیت کی یہی حکمت بتائی ہے کہ روزہ سے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمان ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ (البقرۃ)

حج: اسلام کا پانچواں رکن ہے، اس کی ادائیگی میں مالی صرفہ بھی ہے اور جانی مشقت بھی، حج کے سفر کے دوران عازمین حج زادسفر اختیار کرتے ہیں اور متعدد چیزوں سے آراستہ ہو کر جاتے ہیں؛ مگر فرمان الٰہی ہے: اور) حج کے سفر میں (زادِراہ ساتھ لے جایا کرو؛ کیونکہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ (سورۃ البقرہ) یعنی دنیاوی اسباب کو اختیار کرنا شریعت اسلامیہ کے خلاف نہیں ہے لیکن سب سے بہتر زادِراہ تقویٰ یعنی اللہ کا خوف ہے۔

قربانی: قربانی کرنا (راہ خدا میں جانور ذبح کرنا) بھی ایک ایسا عظیم الشان عمل ہے کہ جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے، اور اس اہم عبادت کا مقصد بھی تقوی ہے؛ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے: ہرگز نہ تو (اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔ (الحج)

معلوم ہوا کہ قربانی کا بظاہر مقصد جانور ذبح کرنا ہے مگر اس کی اصل روح تقویٰ اور اخلاص کی آبیاری ہوتی ہے۔

ان سب عبادات میں غور کرنے سے معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے تقوی ہی کو معیار بتلایا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم تمام کو تقویٰ والی زندگی گذارنے اور روزے کا مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ادائیگی زکوٰۃ اور چند قابل توجہ امور

مولانا محمد توحید خان ندوی
استاذ معہد دار العلوم ندوۃ العلماء سکروری لکھنو

مسلمانوں کی اسلامی تاریخ میں ماہ رمضان دین کے احیاء اور فکر آخرت کی تازگی، ہمہ وقت توجہ الی اللہ، باہمی اخوت و مساوات کی جیتی جاگتی تصویروں کے لحاظ سے ایک ممتاز مہینہ واقع ہوا ہے اس مہینہ میں مسلمان دین کے عمومی و زندہ ماحول کی بنا پر روزہ و تراویح، ذکر و تلاوت کے ساتھ ساتھ بکثرت فریضہ زکوٰۃ و صدقات کا نمایاں طور پر اہتمام کرتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں اور بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ روئے زمین پر انسانی معاشرہ کے خستہ حال، کمزور طبقہ پر اس مہینے سے زیادہ کسی بھی مہینے میں روپیہ پیسہ، اشیاء خوردونوش، ملبوسات اور انسانی امداد تقسیم نہیں کی جاتی ہے، یہ نتیجہ ہے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کا کہ یہ مہینہ کمزوروں، زیر دستوں اور بیکسوں کی غمخواری و دادرسی کا، چنانچہ امام بیہقی کی شعب الایمان کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ کی آمد کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا و ثواب حاصل کرنے کے لئے) افطار کرایا تو یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا اور اسے روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔

اسی طرح اس ماہ صدقات کی کثرت کی ایک وجہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی حرص وطلب بھی ہے کیونکہ اس ماہ مقدس میں رحمت خداوندی کی طرف سے اعمال واحکام کی تعمیل پر اجر بڑھا دیا جاتا ہے، اس طور پر کہ نفل کی ادائیگی پر فرض کے حساب سے اور ایک فرض کی ادائیگی پر ستر فرائض کی انجام دہی کے لحاظ سے اجر لکھا جاتا ہے، بلکہ ایک دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نیک عمل کا ثواب سنت کی مطابقت اور درجہ اخلاص کے لحاظ سے دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

ماہ رمضان میں ادائیگی زکوٰۃ کے عمومی ماحول کی ان دو بنیادی وجہوں کے ساتھ ساتھ ایک وجہ یہ بھی ہے جو دراصل ان دو وجوہات ہی کا نتیجہ ہے وہ یہ ہے کہ پوری دنیا میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص اور وہ ممالک جہاں اسلامی نظام حکمرانی نافذ العمل نہیں ہے، ان میں دینی مدارس اور تعلیمی مراکز کا قیام مسلمانوں کی رقومات، عطیات، زکوٰۃ وصدقات ہی کے دم سے ہے، اس لئے ان اداروں کے سفراء، محصلین کی آمد اسی ماہ کے ابتدائی دوعشروں کے درمیان ہوتی ہے جو مساجد میں نمازوں کے بعد تعاون کے لیے اعلان کرتے ہیں اور بعض لوگوں کے یہاں خصوصی ملاقات پر بھی جاتے ہیں اور زکوٰۃ وعطیات وصول کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں ادائیگی زکوٰۃ کا یہ خوش کن ماحول پایا جاتا ہے جو بیک وقت روزہ نماز جیسے بنیادی فرائض کے احیاء کے ساتھ ساتھ فریضہ زکوٰۃ کے احیاء کا سبب بھی بنتا ہے اور ہماری بڑی تعداد اس کو انجام دے کر اس فریضے سے سبکدوش ہوتی ہے۔

قابلِ توجہ امور: یہ ماحول اپنے مقصد کے لحاظ سے قابل تحسین ضرور ہے تاہم اس سلسلے میں چند پہلو قابلِ توجہ ہیں جن کی رعایت اور پاس ولحاظ میں عموماً غفلت پائی جاتی ہے۔

زیادہ تر لوگ زکوٰۃ کے وجوب، ادائیگی کے طریقے، مصارف اور جدید دور کی متنوع اقتصادی چیزوں میں ان کی کیفیت سے ناواقف رہتے ہیں حالانکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ نصاب میں کون کون سی چیزیں شامل ہونگی اور پھر

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ان پر کتنی شرح اور مقدار کے لحاظ سے زکوٰۃ کی رقم واجب ہوگی یہ معلوم کرنا ضروری ہے، ورنہ زکوٰۃ کی ادائیگی درست نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کا نصاب سونے کے لحاظ سے ساڑھے سات تولہ جو گرام میں 87 گرام 480 ملی گرام بنتا ہے، اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی جو گرام میں 612 گرام 360 ملی گرام بنتا ہے، یہ چاندی و سونے کا نصاب وجوب زکوٰۃ کے لیے ہے نہ کہ ادا کے لئے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص (مرد/عورت) کے پاس مذکورہ بالا سونے کی مقدار یا چاندی کی مقدار ہو یا دونوں کے انضمام سے کم از کم چاندی کا نصاب پورا ہوجائے یا اتنا بینک بیلنس، سامان تجارت ہو تو اس پر ادائیگی زکوٰۃ کے وقت موجود کل سونے چاندی، سامان تجارت کی بازاری قیمت فروخت کے لحاظ چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فی صد بطورِ مقدار زکوٰۃ کے نکالنا فرض ہوگا۔

بہت سے لوگ سامان تجارت مثلاً فلیٹس، پلاٹ، امپورٹ ایکسپورٹ ہونے والے سامان کی بابت یہ تصور رکھتے ہیں کہ تجارت کے سامان کی قیمت پر نہیں بلکہ جو اس سے نفع ملے گا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، حالانکہ یہ غلط تصور ہے سامان تجارت خواہ کچھ بھی ہو مثلاً شیئرز، برائے فروخت زمین، بنے ہوئے مکانات، دوائیں، ملبوسات، کھجوریں، مرغیاں، بکریاں، انڈے، لکڑیاں، ہارڈ ویئر اجزا، موبائل فون، دیگر برائے فروخت سامان تجارت ان کی ادائیگی زکوٰۃ کے وقت جو مارکیٹ ویلیو ہوگی، اس کا ڈھائی فیصد بطورِ زکوٰۃ واجب ہوگا۔

ایسے ہی کئی خواتین زیورات ہوتے ہوئے بھی ان کی زکوٰۃ صرف اس لیے ادا نہیں کرتیں کہ ان کے پاس رقم، روپیہ پیسہ موجود نہیں ہے اور زیورات فروخت کرنا نہیں چاہتیں، واضح رہے کہ ایسا کرنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ زیور نصاب کے برابر ہو خواہ برائے فروخت ہو یا برائے استعمال یا بیٹی کی شادی کے لئے بطورِ محفوظہ، ہر حال میں ان کی زکوٰۃ واجب ہوگی اگر ابھی پیسے نہیں ہیں تو انھیں فروخت کر کے یا آئندہ سال آنے سے پہلے پہلے نکالنا ضروری ہوگا۔

ایسے ہی شہروں میں بعض بڑے کاروباری حضرات طویل مدتی دیون (Long period loan) لیتے ہیں اور ان کو وجوب زکوٰۃ میں رکاوٹ تصور کرتے ہیں حالانکہ فقہاء نے صاف لکھا ہے کہ ایسے طویل مدتی دیون کی اقساط میں صرف وہی رقم بطور قرض مقدار زکوٰۃ سے منہا کی جائے گی جو فی الحال ایک سال کے اندر اندر واجب الاداہوگی۔

بعض لوگ لائف انشورنس، باونڈز (قرض)، اختیاری پراویڈنٹ فنڈ، فکسڈ ڈپوزٹ، سامان تجارت کی بھاری ادھار رقومات کو بھی پاس موجود نہ ہونے کی بنا پر مقدار زکوٰۃ میں شامل نہیں مانتے اور نہ ہی ان کے حصول کے بعد گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، تو ایسے لوگ زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے لکھے جاتے ہیں

ایسے ہی مصارف زکوٰۃ کے سلسلے میں بھی بڑی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، لوگ زکوٰۃ کی رقم بغیر تحقیق کے ہر کس و ناکس یہاں تک ہر سائل، کشکول فقیری، لباس غربت میں ملبوس دست دراز کو دے دیتے ہیں، بعض حضرات تو مساجد کے ائمہ و موذنین کو بھی مختلف طریقوں سے مدز کوٰۃ میں سے ختم تراویح، ہدیہ عید کے عنوان سے حوالے کر دیتے ہیں، مدارس کے سفراء کے بھیس میں آئے ہوئے ہر شخص کو دیتے ہیں، جبکہ محقق خبروں، مشاہدات و تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں اس بھیس میں گھومنے والے بعض غیر مسلم، فراڈی، نام نہاد ملاّ، چندہ وصول کرنے والے غیر مستحق لوگ بھی ہیں، جن کا رمضانی پیشہ یہی ناجائز سالانہ دھندہ ہے۔

لہٰذا زکوٰۃ دینے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ پورے حساب کتاب کے ساتھ ساتھ مستحق افراد، اداروں اور معتبر سفراء کی ضروری حدود، بنیادی ذرائع تحقیق کے لحاظ سے تحقیق بھی کرلیں تاکہ زکوٰۃ کی واجب رقم مستحقین کو پہنچے اور ناجائز و من گھڑت مصارف کا سد باب ہوسکے۔

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مدارس کے تازہ دم

فارغین کی خدمت میں!

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

شعبان کا مہینہ برصغیر میں ایک خاص روایت کا حامل ہے؛ کیوں کہ دینی مدارس کا آغاز شوال سے ہوتا ہے اور شعبان پر تعلیم اور حساب وکتاب کا اختتام عمل میں آتا ہے، جو مدارس ابتدائی تعلیم کے ہیں، ایک خاص حد تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد طلباء وہاں سے نسبتاً بڑے مدارس میں منتقل ہوجاتے ہیں، جن درس گاہوں میں حفظ قرآن کی تعلیم کا نظم ہے، وہاں یہی تکمیل درس قرآن کا موسم ہوتا ہے، جہاں دورۂ حدیث تک یا تخصصات کی تعلیم کا انتظام ہے، وہاں سے طلباء سندِ فراغت حاصل کرتے ہیں، یہ ان کی زندگی میں ایک نیا مرحلہ اور نیا موڑ ہوتا ہے، اب انھیں اُمت کے مختلف کاموں کی ذمہ داری انجام دینی ہوتی ہے، عام طور پر امامت، خطابت، مکتب کی تعلیم یا نسبتاً اونچی جماعتوں کی تدریس ان سے متعلق ہوتی ہے؛ لیکن ان کی جدوجہد کا دائرہ اسی میں محدود نہیں ہوتا، وہ ان کاموں کو کرتے ہوئے دوسرے اُمور بھی انجام دیتے ہیں اور اُمت کی دوسری دینی ضروریات بھی ان ہی سے پوری ہوتی ہیں، مسلمانوں میں اختلاف ہوجائے تو ان کے درمیان صلح کرانا، اور سماج میں جو بھی مسئلہ پیش آئے، ان کے بارے میں شرعی احکام کی رہنمائی کرنا، سماج کو نیکی کی طرف بلانا اور برائی سے روکنا، ہر عالم اس کو اپنا فریضہ سمجھتا ہے، اور اپنی صلاحیت اور توفیق کے مطابق اسے انجام بھی دیتا ہے، اس لحاظ سے ان کی ذمہ داریاں بڑی اہم ہیں اور بحیثیت مجموعی اُمت کو اسلام سے مربوط رکھنے اور ان کے شیرازہ کو بکھراؤ سے بچانے میں ان فضلاء کا بڑا اہم رول ہے۔

ان مدارس کا نظام سادگی پر رکھا گیا ہے، سادہ عمارت، سادہ رہن سہن، خورد ونوش کا سادہ انتظام، پہننے اوڑھنے میں سادگی، ہر طرح کے تکلفات اور تعیشات سے دور، ابتداءً ان مدارس کا یہی مزاج تھا اور بہت سی دینی درس گاہیں اپنے زمانہ کے معیار زندگی کے اعتبار سے اسی روش پر قائم ہیں، ایسا لگتا ہے کہ تحریک مدارس کے مؤسسین نے قصداً یہ طرز عمل اختیار کیا تھا؛ تاکہ ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے لوگ مشکل حالات میں کام کرنے کے عادی رہیں اور دین کی خدمت انجام دے سکیں، یہ نہایت اہم پہلو ہے، اور ہمارے فضلاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اس کو ملحوظ رکھیں

اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے اپنے دین کا کام لینا مقصود ہوتا ہے، ان کی تربیت کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور اس کا سب سے اہم حصہ یہ ہوتا ہے کہ انھیں مشقتیں جھیلنے اور خلاف طبیعت باتیں برداشت کرنے کی عادت ہوجائے، قرآن مجید نے انبیاء کرام کے واقعات کو تفصیل سے بیان کیا ہے، ان میں زیادہ تر واقعات انبیاء اور ان کی اقوام کے درمیان کشمکش اور مخالفین حق کی جانب سے ایذاء رسانی کے ہیں، رسول اللہ ﷺ آخری نبی اور انسانیت کے لئے اُسوۂ کاملہ تھے، اس لئے آپ اور زیادہ ابتلاؤں سے گذارے گئے اور آپ کو اوروں سے بڑھ کر آزمائش کی بھٹیوں میں تپایا گیا، غور کیجئے! کیا خدا اس پر قادر نہیں تھا کہ جو غلبہ آپ کو فتح مکہ کے بعد حاصل ہوا، وہ نبوت کے پہلے ہی دن حاصل ہوجاتا، اور جن لوگوں نے ۸ ہجری میں آپ کے شوکت وجلال کو دیکھ کر سر تسلیم خم کیا، وہ اول دن ہی اسلام کے سامنے سر جھکا دیتے؛ لیکن ایسا نہیں ہوا، آپ نے پتھر بھی کھائے، گالیاں بھی سنیں، چوٹیں بھی سہیں، بھوکے بھی رہے، طائف کی سڑکوں سے بھی گذارے گئے، بدر واُحد کے معرکوں میں بھی آزمائے گئے، چہرۂ انور بھی لہولہان ہوا، منافقین مدینہ کی ستم انگیزیوں اور جفا کاریوں کو بھی برداشت کرنا پڑا، پھر جاکر اسلام کو فتح وکامرانی حاصل ہوئی، کیا خدا اس بات پر قادر نہیں تھا کہ اول دن سے ہی اہل مکہ کے

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

قلوب کو آپ کے لئے نرم کر دیتا اور وہ ایمان لے آتے؟ اللہ یقیناً اس بات پر قادر تھا؛ لیکن اس کے ذریعہ تربیت اور امتحان کے مراحل سے آپ کو گذارنا مقصود تھا۔

علماء جب انبیاء کے وارث ہیں تو یقیناً انھیں بھی آزمائشوں سے گذرنا ہوگا، انھیں زندگی کا ایک سادہ نقشہ تیار کرنا ہوگا، جس میں معمولی کھانے پینے، معمولی مکان، معمولی لباس اور معمولی طرز زندگی کی ہی گنجائش ہوگی، لوگوں کے طعنے بھی سننے پڑیں گے، تکلیف دہ باتوں کو بھی انگیز کرنا ہوگا اور زندگی کی بہت سی نعمتوں سے دُور رکھنے پر آمادہ رکھنا ہوگا، یہ مشقتیں اوروں کیلئے مشقت ہیں اور کاروانِ عشق کے لئے حاصلِ حیات، بقول اقبالؒ:

کس سے کہوں کہ زہر ہے میرے لئے مئے حیات
کہنہ ہے بزم کائنات، تازہ ہیں میرے واردات
صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق، صبر حسینؓ بھی ہے عشق
معرکہ ٔ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

اس مئے حیات کو بچانا وقت کی ضرورت ہے، جہاں پوری فضاء مادیت کی پرستار اور دلدادہ ہو، وہاں قناعت وتوکل کی بات مضحکہ خیز سمجھی جاتی ہے؛ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ قناعت ہی کے خمیر سے ان مدارس کا وجود اُٹھا ہے اور جس قدر اس کی اہمیت کل تھی اس سے زیادہ آج ہے، اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ بہت سے علاقے شہر کی رونقوں اور راحتوں سے دُور ہیں، وہاں ہمارے خاندان کا ایک حصہ آباد ہے، ان میں بعض مسلمان ایسے ہیں جن کے کانوں نے آج تک اللہ اکبر کی صدا بھی نہیں سنی ہے اور جن کی زبانیں جہالت کی وجہ سے اللہ اور رسول کا نام بھی صحیح طریقہ پر نہیں لے سکتیں، ہمارے نوجوان فضلاء وہاں کام کرنے سے گریزاں ہیں؛ کیوں کہ وہاں وہ سہولتیں نہیں ہیں اور معاشی اعتبار سے بھی وہاں کے حالات بہت مایوس کن ہیں--- اگر ان مقامات پر ہم جا کر اپنی قوم کی خدمت نہیں کریں گے تو کون ان کے ایمان کی حفاظت کرے گا اور کیوں کر ان کو اسلام پر قائم رکھنا ممکن ہوگا؟ اگر ایسی جگہوں پر عیسائی مشنریز اور قادیانیت پہنچتی ہے، تو ہمارے لئے شکوہ سنج ہونے کا کوئی جواز نہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی طبقے کو آپ ٹھکرائیں اور اسے کوئی اور بھی نہ اپنائے؟

دوسری اہم بات یہ ہے کہ علماء کا اُمت سے تعلق محض ایک قانونی تعلق نہیں ہے؛ بلکہ روحانی اور ایمانی تعلق ہے، قانونی تعلق میں انسان اپنے آپ کو ڈیوٹی تک محدود رکھتا ہے، مقررہ کام کے سوا وہ کوئی اور کام کرنا نہیں چاہتا؛ کیوں کہ اس کا اسے معاوضہ نہیں ملتا؛ لیکن عالم کی حیثیت ایک ایسے چوکی دار کی ہے جو صرف اللہ کی رضا کے لئے دین کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہے، وہ ملازم نہیں؛ بلکہ رضا کار ہے، اس کے فرائض غیر محدود ہیں، اس کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور وہ تمام اُمور اس کے فرائض میں داخل ہیں جو اس اُمت سے اللہ کو مطلوب ہیں، اگر کوئی شخص فساد عقیدہ میں مبتلا ہو تو اس کے عقیدہ کی اصلاح، بے نمازی ہو تو نماز کی دعوت، کسی برائی میں مبتلا ہو تو اس کو برائی سے بچانے کی کوشش، مسلمان خاندان یا شوہر اور بیویوں میں اختلاف ہو، تو رفع اختلاف کی سعی، بچوں اور بڑوں کی تعلیم کا انتظام نہ ہو، تو ان کی تعلیم کا انتظام، کوئی آفت سماوی آجائے تو لوگوں کی مدد کے لئے اُٹھ کر کھڑا ہونا، الیکشن ہو رہا ہو تو مسلمانوں کے مفاد کی رعایت کے ساتھ لوگوں کی رہنمائی، اگر وہاں برادران وطن کی آبادی بھی ہو تو ان کے ساتھ داعیانہ ربط وضبط، فرقہ وارانہ منافرت پھیل رہی ہو تو امن وامان قائم کرنے کی کوشش، غرض اُمت کا کوئی مسئلہ ہو، عالم کا فرض ہے کہ وہ کسی دنیوی منفعت کی طمع کے بغیر محض ملی مفاد اور دینی تقاضہ کے تحت اُٹھ کھڑا ہو، یہ نہایت اہم ضرورت ہے اور یہی علماء سلف کا طریقہ تھا، افسوس کہ اب فضلاءِ مدارس نے اپنے دائرۂ عمل کو مسجد اور مدرسہ تک محدود کردیا، اس کی وجہ سے مسلمانوں میں صالح اور بے لوث قیادت کا خلا پیدا ہوگیا ہے، یہاں تک کہ بعض جگہ جاہل اور غیر سماجی عناصر نے مسلمانوں کے مسائل کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ان کے عمل دخل سے جن نتائج کی توقع کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

جاسکتی ہے، وہی نتائج ظہور میں آرہے ہیں۔

تیسری اہم بات مصلحت اندیشی اور زمانہ شناسی ہے، ہمارے نوجوان فضلاء میں بہ تقاضۂ عمر جوش اور زود رنجی زیادہ ہوتی ہے اور وہ زمین کے تیار ہونے سے پہلے پودا لگانے کی کوشش کرتے ہیں، اگر زمین نرم نہ کی گئی ہو اور اس میں بیج ڈال دیا جائے، اگر توا گرم نہ ہوا اور اس پر روٹی رکھ لی جائے، پھل تیار نہ ہو اور اسے مصنوعی طور پر پکایا جائے تو مطلوبہ نتیجہ حاصل نہیں ہوسکتا، اسی طرح اگر کوئی برائی جڑ پکڑ چکی ہے اور مدت دراز سے اس کی خو چلی آتی ہو، تو بیک لحہ اس کی اصلاح نہیں ہوسکتی اور ایسی اصلاح سے اندیشہ ہے کہ فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو، اسی لئے احکام شریعت میں تدریج کا لحاظ رکھا گیا ہے، اکثر محرمات بہ تدریج حرام قرار دی گئیں اور شراب کا معاملہ تو بالکل واضح ہے، وہ تین مرحلوں میں حرام ہوئی، اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ حکمت و مصلحت کے پہلو کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے، انسان جو کچھ کہے حق کہے؛ لیکن ہر حق بات کا ہر وقت کہہ دینا ضروری نہیں، بعض دفعہ مرحلہ وار حق کا اظہار زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے--- اگر علماء اس بات کو ملحوظ رکھیں تو بہت سے باہمی اختلاف جو مسجدوں اور دینی کاموں میں پیدا ہوجاتے ہیں، ان کی نوبت نہ آئے۔

چوتھی اہم بات اُمت کی وحدت کی حفاظت اور اس کو انتشار سے بچانا ہے، اتحاد کی ضرورت کب نہیں رہی؟ لیکن موجودہ حالات میں اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے، یوں تو اختلاف کے مختلف اسباب ہیں، سیاسی، خاندانی، کاروباری وغیرہ؛ لیکن مذہبی اختلاف کا مسلم سماج پر زیادہ گہرا اثر پڑتا ہے اور اس کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ مساجد، دینی درس گاہیں اور دینی اجتماعات اور مذہبی تقریبات جن کو اُمت کے اتحاد و اتفاق کا نمونہ ہونا چاہئے، وہی اختلاف و انتشار کا سبب بن جاتے ہیں اور جو لوگ اُمت کو جوڑنے کا کام کرتے، وہی اختلاف کے علم بردار بن کر کھڑے ہوجاتے ہیں، تو ایسی صورت میں کون ہے جو ان بکھرے ہوئے تسبیح کے دانوں کو پرو سکے، اور شکستہ دلوں پر مرہم رکھ سکے! ---

ہمارے فضلاء کو اس پر ضرور توجہ دینی چاہئے کہ وہ اُمت کے کسی ایک طبقہ کے رہنما نہیں ہیں؛ بلکہ پوری اُمت کے لئے دوائے دل کا درجہ رکھتے ہیں، ان کو تمام مسلمانوں سے بحیثیت مسلمان محبت رکھنی چاہئے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ان کی زبان اور قلم کہیں اُمت میں انتشار کا باعث نہ بنے۔

پانچویں اور بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ اُمت کا ایک بہت بڑا طبقہ وہ ہے جس نے جدید علوم کو حاصل کیا ہے، جیسے ہمارے علماء دین کا وجود ایک ضرورت ہے ویسے ہی عصری علوم کے ماہرین بھی ہمارے لئے بہت بڑی ضرورت ہیں، ہم ان کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے، یہ قوم کا بہت بڑا اثاثہ ہیں، یہ عام طور پر اسلام کے بارے میں مخلص بھی ہیں، اگر کچھ لوگ ایسی باتیں کرتے ہوں جو دین کے مزاج و مذاق کے خلاف ہیں، تو یہ زیادہ تر ان کی ناواقفیت اور ناآگہی کی وجہ سے ہے اور باہمی غلط فہمی کی وجہ سے علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے درمیان ایک خلیج سی پیدا ہوتی جارہی ہے۔ یہ بہت افسوس ناک ہے اور اس میں زیادہ تر محض باہمی دوری اور غلط فہمی کو دخل ہے، علماء کا فریضہ ہے کہ وہ اس طبقہ کو امانت سمجھ کر قریب کریں، ان کے شکوک و شبہات کو سنیں اور محبت کے ساتھ ان شکوک کے کانٹوں کو ان کے دلوں سے نکالیں، اُمت میں جو لوگ فکری اعتبار سے راہ مستقیم سے منحرف ہوں، ان کے ساتھ ہمارا سلوک وہی ہونا چاہئے جو ایک ہمدرد اور فرض شناس معالج کا اپنے ناسمجھ مریض کے ساتھ ہوتا ہے، ہمارا رویہ ان کے ساتھ فریق اور رقیب کا نہ ہو؛ بلکہ رفیق اور صدیق کا ہو۔

یہ ہمارے نوجوان فضلاء کے لئے ان کے ایک ایسے بھائی کی گذارشات ہیں جو اس راہ سے بہ مقابلہ ان کے کسی قدر پہلے گذر چکا ہے، یہ ایسی حقیقتیں ہیں کہ جن پر دھیان دینا وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے اور جن سے پہلو تہی اُمت اور علماءِ اُمت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ورنہ آگ آپ کو بجھادے گی!

مولانا ناصرالدین مظاہری

بہت بار ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی چیز کو نہایت ہی غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ وہی چیز بعد میں نہایت ضروری اور ناگزیر ثابت ہوتی ہے... بہت سے احباب کی باتوں کو ہم سن کر اَن سنا کر دیتے ہیں حالانکہ بعد میں جب اس کی اہمیت معلوم ہوتی ہے تو کف افسوس ملتے ہیں... بہت بار ایسا ہوتا ہے کہ ہم نہایت ہی معمولی اور سستی چیزوں کے بجائے مہنگی اشیاء خرید لیتے ہیں بعد میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ ہماری اجتہادی غلطی تھی۔

پانی ہی کو لے لیجئے! ہم وضو اور غسل کے دوران یا عام طور پر تبرید کے لئے کس قدر پانی ضائع کر دیتے ہیں اور ہمیں احساس تک نہیں ہوتا... احساس تب ہوتا ہے جب ہم کسی ایسی جگہ پہنچتے ہیں جہاں پانی کے لالے پڑے ہوئے ہوتے ہیں، راجستھان، سعودی عرب وغیرہ میں پانی کی ایک ایک بوند کس قدر اہم اور قیمتی ہے اس کا اندازہ بہار اور یوپی والوں کو ہو ہی نہیں سکتا ہے، جو لوگ سعودی عرب جاتے ہیں ان سے معلوم کیجئے کہ وہاں پانی کس قدر اہم ہے، ہوٹلوں میں قیمتی سے قیمتی کھانے کا آرڈر دیدیجئے لیکن پانی کی بوتل آپ کو علاحدہ ہی خریدنی پڑے گی، وہاں پیپسی وغیرہ اشیاء سادے پانی سے زیادہ ارزاں اور سستی ہیں۔

اصل میں نعمت کی قدر زوال کے بعد ہو پاتی ہے... پھولوں کی قدر اس شخص کو ہوتی ہے جس نے کانٹوں کی تکلیف برداشت کی ہو... سائے کی قدر اس سے پوچھئے جس نے ایک لمبا وقت دھوپ میں گزارا ہو... روٹی کی قدر و قیمت فاقہ والوں سے پوچھو... آنکھوں کی قدر نابینا لوگوں سے معلوم کرو... آسودگی کی اہمیت بھوک سے جاں بلب لوگ ہی بتا سکتے ہیں... ہاتھوں، پیروں اور پوری صحت کا یہی حال ہے... جب تک امراض نہیں آتے صحت کی قدر نہیں ہوتی... جب تک بیماریاں نہیں آتیں غذاؤں پر کنٹرول نہیں ہوتا... جب تک فارغ البالی ہوتی ہے مفلسی کا احساس نہیں ہوتا۔ ذرا یاد کیجئے جمال خاشقجی کے رشتہ دار کو جس نے ایک فرنگن دوشیزہ کی ایک مسکراہٹ پانے کے لئے اربوں ریال قربان کر دئے تھے... تاریخ صرف ان کے لئے رحم دل ہے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم دلی کا معاملہ کیا ہو... قدرت ان کی دشمن ہے جنہوں نے اللہ کی مخلوق سے ہمدردی نہیں کی ہے۔ جمال خاشقجی کے اِس رشتے دار کو اپنی دولت کا صحیح طور پر اندازہ نہیں تھا، اس کی شاہ خرچیوں کو دیکھ کر جب کسی نے کہا کہ آپ غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں پر بھی توجہ دیجئے تو اس نے طنز میں کہا تھا کہ ان لوگوں کا میں نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو کیا پڑی ہے کہ وہ ایسے ناکارہ اور نکمّے انسان پر دولت کی بارش برسائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے دی ہوئی دولت چھین لی، اس کے مال بردار جہاز سمندر کی تہوں میں پہنچ گئے، اس کے کاروبار کا دیوالیہ ہو گیا، اس کی جمع پونجی ختم ہو گئی، یہاں تک ایک وقت ایسا بھی آیا کہ سعودیہ واپسی کے لئے اس کے پاس جہاز کا کرایہ نہیں تھا۔ آخر کار ایک شخص نے صدقہ کی نیت سے اس کا ٹکٹ بنوا دیا اور یہ مغرور انسان اپنے ملک میں جب اترا ہے تو اس کی جیب بھی خالی، اس کا پیٹ بھی خالی۔

قارئین! میں بہک گیا، بات کہیں سے کہیں چلی گئی، مجھے معاف فرمائیں، میں بات کر رہا تھا کہ کسی بھی چیز کو غیر اہم سمجھ کر نہیں چھوڑ دینا چاہئے ورنہ وہی چیز بڑی بڑی املاک کو خاک و خاکستر بنا کر رکھ دیتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، اچانک ایک چوہیا چراغ کی بتی کو کھینچتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور قریب میں ہی وہ بتی ڈال دی، چراغ کی بتی چونکہ جل

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

رہی تھی اس لئے وہ چٹائی جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس کا کچھ حصہ بھی جل گیا، یہ سارا منظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھا اور اپنے اصحاب کو مخاطب بنا کر فرمایا:

اذا نمتم، فاطفئوا سرجکم فان الشیطان یدل مثل ھذہ علی ھذا فتحرقکم (جب سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان چوہیا جیسی چیزوں کو ایسی باتیں سجھاتا ہے تو وہ تم کو جلا دیتی ہے"۔ (ابوداود)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رات کو مدینہ میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔ **ان ھٰذہ النار انما ھی عدوّ لکم، فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم** (مشکوۃ)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات شروع ہو جائے یا رات کی تاریکی شروع ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کر لو، اللہ تعالی کا نام لے کر اپنے چراغ بجھا دو، اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کا منھ باندھ دو اور اللہ تعالی کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ آڑے طور پر ایک لکڑی ہی رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

یہ موضوع میرے ذہن میں اس لئے آیا کہ کل ہی یوپی کے ضلع مئو میں شاہ پور نامی گاؤں میں ذرا سی بے توجہی نے چار بچوں سمیت پانچ کی جان لے لی، ہوا یہ کہ گھر والوں نے رات کا کھانا کھایا، آگ بجھائی گئی لیکن کوئی چنگاری زندہ رہ گئی، گھر والے سو رہے تھے، چنگاری سلگ رہی تھی، رفتہ رفتہ چنگاری نے چولھے کو روشن کر دیا، وہاں قریب میں لکڑیاں جلنے لگیں اور پھر "اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" والی کہاوت صادق آئی۔

عام طور پر گاؤں دیہاتوں میں لکڑیوں سے کھانا پکتا ہے، راکھ کو کوڑے دان میں پھینک دیا جاتا ہے، ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ سے راکھ میں موجود کچھ چنگاریاں دوبارہ ہوا لگنے سے بھڑک کر آگ زنی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بہت مرتبہ لوگ اپنے گھر میں جل رہے چراغ کو نہیں بجھاتے ہیں، رات میں بے خیالی میں چراغ گر جاتا ہے، اس میں موجود مٹی کا تیل زمین پر پھیل جاتا ہے، اس تیل سے بھیانک آگ لگ جاتی ہے۔

میری والدہ ماجدہ راکھ کو کسی چیز کے ذریعہ برتن میں نہیں بھرتی تھیں بلکہ اپنے ہاتھ سے بھرتی تھیں اور بچیوں کو سمجھایا کرتی تھیں کہ اس عمل سے آگ کی بابت صحیح پتہ چل جاتا ہے کہ زندہ راکھ تو نہیں رہ گئی ہے۔

اصل میں مائیں غفلت کرتی ہیں وہ اگر شروع میں ہی اپنی بچیوں کی نگرانی اور تربیت کرتی رہیں تو بعد میں بچیاں خود ہوشیار ہوتی چلی جاتی ہیں لیکن مائیں اگر غافل ہوں یا غفلت کا مظاہرہ کریں یا کاہلی اور کوتاہی اور غیر ذمہ دارانہ عمل کریں تو بچیاں اپنے حساب سے جو بہتر لگے گا کرنا شروع کر دیں گی۔

آج بجلی اور گیس کس قدر مہنگی ہوگئی ہے، عورتیں دونوں کے بارے میں غیر ذمہ داری سے پیش آتی ہیں، پڑوسی ملک میں گیس ہمارے ملک کی بہ نسبت سستی ہے تو وہاں کی عورتیں گیس کو ہلکا کر کے یونہی جلتا چھوڑ دیتی ہیں تاکہ دوبارہ لائٹر یا ماچس جلانے کی تکلیف سے بچ سکیں۔

بہت سی عورتیں کمرے میں ہیٹر جلا کر سو جاتی ہیں، بعض تو الاؤ ہی روشن کر لیتی ہیں، عموماً دیکھا گیا ہے کہ چراغ یا بلب کو بجھانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی، یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ موبائل، ماچس یا لائٹر اپنے سر یا تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جاتی ہیں، ایسی صورت میں کچھ بھی ممکن ہے، آگ سے کام نکالنے کے بعد اس کا بجھا دینا ہی دانائی کا تقاضا ہے، کیونکہ آگ کسی کی دوست نہیں ہوتی اس لئے اس کو بلا ضرورت غفلت میں جلتا ہوا نہ چھوڑا جائے۔ آپ آگ بجھا دیجئے ورنہ آگ آپ کو بجھا دے گی۔

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

گلشن تری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

(عارف باللہ حضرت مولانا حکیم مکرم حسین سنسار پوریؒ)

وصی سلیمان ندوی

گذشتہ دو ایک سالوں میں ہمارے جو اکابرین ہم سے رخصت ہوئے ،ان میں بڑے اہم نام شامل ہیں،ان میں سے حضرت سنسار پوریؒ کی شخصیت ہماری پوری تحریک اور ہمارے پورے نظام کے لئے ایک بڑے سرپرست اور محسن کی حیثیت رکھتی تھی،ان کا حق اور اپنی سعادت سمجھ کر یہ مضمون تاخیر کے ساتھ ہی سہی ،ارمغان کے قارئین کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔یہ تأثراتی مضمون سہ ماہی دعوۃ الصدق بلاس پور مظفرنگر کے لئے لکھا گیا تھا۔

گذشتہ چند سالوں میں کورونا کی عالم گیر وبا کے نتیجہ میں، موت کے بے رحم ہاتھوں نے ہم سے جو عظیم شخصیات چھینی ہیں، علم وفن کے ہر میدان میں ہمیں خاصی بڑی تعداد میں جن نابغۂ روزگار افراد سے محروم ہونا پڑا ہے، اوراس محرومی سے آنکھیں اشک بار، دل فگار، عقل ماتم گساراور زبانیں محزون وغم گسار ہیں، ان محرومیوں کے سلسلۂ دراز میں ۲۲/جولائی ۲۰۲۲ کو جمعہ کے دن ایک اورغم کا اضافہ ہوا، جب عارف باللہ، ولی کامل، مرشد ومربی، عالم وحکیم، مجسمہ انسانیت حضرت مولانا حکیم مکرم حسین سنسارپوری رحمۃ اللہ علیہ کا حادثہ وفات پیش آیا:فانا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت اقدس سنسار پوریؒ (ولادت: رمضان ۱۳۵۲ھ/ وفات :۲/ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ/۲۲/جولائی ۲۰۲۲ء/ جائے ولادت: سنسار پور تحصیل بہٹ ضلع سہارن پور)مغربی اترپردیش میں ان خاصانِ خدا اوراولیاء اللہ میں سے تھے،جن کے دم سے اس علاقہ میں دینی، تعلیمی، عرفانی اورروحانی بہار قائم تھی، وہ ایسے مصلح اور مربی تھے جن کے گرم انفاس سے دلوں کی انگیٹھیاں روشن ہوتی تھیں، دلوں کا زنگ اترتا تھا اور تاریکیاں کافور ہوتی تھیں ، وہ ایسے حکیم تھے جن کے دستِ شفا اور ناخن تدبیر سے بیماریاں ختم، مشکلات بے دم ،مسائل حل اور پیچیدگیاں سلجھ جاتی تھیں، ان کا دروازہ فیض کا ایک دریا تھا جس کے دھارے میں، غم کے مارے، خلق کے راندے، دکھوں سے بے جان، روحانی اور جسمانی مریض اپنی پیاس بجھاتے اور اپنا مداوا پاتے تھے۔اوراس آخری دور میں تو وہ اس پورے دیار کے لئے انسانیت کی ایک پناہ گاہ، اور ماویٰ وملجا بن گیا تھا، یہ دروازہ جہاں تاجر ومزدور، طلباء واساتذہ، قائدین وعوام، دین دار وبے دین، علماء وحفاظ، روزگار کے متلاشی وفتح کے طلب گار، اور روحانیت کی دولتِ بیدار کے طالب اپنا حصہ پانے کے لئے جوق درجوق چلے آتے تھے۔

آج ان کی شخصیت کو یاد کرنے بیٹھا ہوں تو ان کی عظمت کا تصور کرکے کی ہی، فضا میں جل ترنگ بجنے لگے ہیں اوران کی یادوں کے بے شمار چراغ روشن ہونے لگے ہیں۔مئی 1990 میں قریۃ الصالحین پھلت سے وابستگی کے زمانے سے ہی، اس راقم کا جن شخصیات سے تعارف ہوا، اور کان جن کے ذکر سے آشنا رہے، ان میں ایک نام حضرت اقدس سنسار پوریؒ کا بھی تھا، خانقاہ رائے پور کی روشن تاریخ کی عظمت اوراس سلسلہ سے وابستہ مشائخ کی محبت تو اکثر فرزندانِ ندوہ کے خمیر میں داخل ہے، اس لئے کہ ندوۃ العلماء کے گل سرسبد اور میر کارواں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا اس خانقاہ سے ارادت و محبت کا رشتہ رہا ہے۔ اس راقم سطور کو اسی زمانے سے سنسار پور حاضری اور حضرت اقدس کی زیارت سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ العالی کی ایک حقیقی بھانجی، حضرت اقدس کے صاحب زادہ محترم مولانا محمد مزیّن منسوب ہوگئیں، تو حضرت والا سے ایک طرح کا عزیز داری کا تعلق قائم ہوگیا، اور ''اپنا حصہ دور کا

ARMUGHAN, PHULAT, MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

جلوہ'' کے بجائے کچھ نہ کچھ قرب کے لمحات میسر آنے لگے۔اس علاقہ میں آمد ورفت اور حضرت والا کی خدمت میں حاضری کے جو مسلسل مواقع اس حقیر راقم کو میسر آئے اس کا بڑا سبب اس علاقہ میں واقع حضرت مولانا کلیم صدیقی کی زیر سرپرستی قائم درجنوں مدارس ومکاتب کے پروگراموں میں شرکت تھی، ہمارے کرم فرما جناب حافظ غفران انجم صاحب جو ایسے تیرہ اداروں کے ذمہ دار ہیں وہ ہر ہفتہ یا ہر مہینہ اپنے یا ہمارے متعلقین کے کسی ادارہ میں، کوئی نہ کوئی تقریب بہرملاقات ترتیب دے لیتے،اور ہم لوگ اس دربار کی حاضری سے مشرف ہوجاتے۔

ایک بار حاضری ہوئی،عصر کی نماز کے بعد کچھ کتابی تعلیم کا دَور ہوا، پھر ملاقات کا سلسلہ چل نکلا،لوگ آتے رہے اور مصافحہ کے ساتھ اپنے درد اور مشکلات حضرت والا کے سپرد کرکے رخصت ہوتے رہے۔محمد حسین آزاد کی اس کہانی کی طرح جس کا عنوان ہے''انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا''اس کہانی میں تمام اہل عالم اپنے اپنے رنج وغم اور مصائب وتکلیف اپنے اپنے سر سے تار کر پھینک دیتے ہیں اور اپنی اپنی پسند کے دوسرے بوجھ لاد کر واپس جاتے ہیں،تو ان کے بدلے گئے غموں کے یہ بوجھ پہلے سے زیادہ مشکل نظر آتے ہیں۔ لیکن یہاں حضرت سنسار پوریؒ کی خدمت میں لوگ اپنے غم وآلام اور مصائب وامراض کے بوجھ لاتے اور حال دل سنا کر واپسی کے وقت ایسے خوش وخرم نظر آتے جیسے انھیں ان غموں سے رہائی مل گئی ہو۔ایک صاحب اپنے نافرمان بیٹے کو لے کر حاضر ہوئے،اور نوجوان بیٹے کی کج روی اور بے کاری کی شکایت کی،حضرت والا نے کچھ نصیحت فرمائی ،توبہ کے کلمات ادا کرائے،اور رخصت کردیا،مسکین باپ کا چہرہ دیکھنے کے لائق تھا،جیسے اس کی دل کی مراد پوری ہوگئی ہو۔ایک اور صاحب نے بیعت کرنے کی درخواست کی،حضرت نے بیعت کے آداب ارشاد فرمائے۔پہلے استخارہ کرنا چاہئے، پھر جب طبیعت کسی شیخ کے ساتھ جم جائے تب بیعت ہونا چاہئے، تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔انھوں نے استخارہ کرلینے کی صراحت کی تو بیعت فرمالیا،اور انھیں واصل الی الحق ہونے کی راہ پر لگادیا۔روزانہ کے معمولات بتائے اور رخصت کردیا۔

ایک حاضری کے موقع پر اپنی خانقاہ'' خانقاہ رحیمیہ شفائیہ'' میں حضرت والا موجود تھے،ایک مدرسہ کے اندرونی انتشار کا مسئلہ درپیش تھا، کچھ لوگ حضرت سے دعا فرمانے،اور کچھ افہام وتفہیم کرادینے کی درخواست کررہے تھے،پہلے تو حضرت نے مدارس کے کردار کے بارے میں بلند کلمات ارشاد فرمائے،مسلمانوں کے لئے ان مدارس کی ضرورت پر گفتگو فرمائی،پھر فرمایا ذمہ داران مدارس کو ہمیشہ اخلاص کے ساتھ کام کرنا چاہئے،اور محنتی، ذی استعداد اور مخلص لوگوں کو ترجیح دینا چاہئے۔حضرت نے فرمایا کہ آج کل اکثر ذمہ داران اقربا پروری کی بنیاد پر،یا خوشامدی اور چاپلوس لوگوں کو آگے بڑھاتے ہیں،اور حق والوں کو حق نہ دے کر ان پر ظلم کرتے ہیں،جس کی وجہ سے تعلیمی معیار متأثر ہوتا ہے اور اندرونی خلفشار کا سبب بنتا ہے،بہت سے مدارس کے اندرونی بگاڑ کا یہ بھی ایک سبب ہے۔اسی سلسلہ کا ایک چشم کشا واقعہ بھی کسی سے سنا ہوا محفوظ ہے،جس میں ذمہ داران مدارس کے لئے بڑا سبق ہے۔سنسار پور کے کوئی صاحب،خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے گھر میں مدرسہ کے لئے کچھ اناج رکھا ہوا ہے،آپ کسی طالب علم کو بھیج کر منگوالیں،حضرت نے برجستہ فرمایا: کیا طالب علم اسی کام کے لئے ہیں،تم خود کیوں نہیں پہنچادیتے،انھوں نے معذرت کی اور غلطی کا اعتراف کیا۔

حضرت دینی ماحول میں بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے بھی کوشاں تھے،انھوں نے کئی بار اس طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے، اگر ہماری ماؤں بہنوں میں تعلیم آجائے گی تو انشاء اللہ معاشرہ کی بہت سی برائیاں ختم ہوجائیں گی۔

اکثر ملاقاتوں میں حضرت مولانا کلیم صدیقی کی خیریت

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دریافت فرماتے ،ان کے کاموں کی تعریف کرتے ،دعوتی کارگزاریوں کا ذکر فرماتے ،اورکئی بار فرمایا کہ میں ان کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہوں۔پھلت مدرسہ کے تعلیمی احوال پوچھتے اور تفصیلات معلوم کرکے خوش ہوتے ، اکثر حضرت مولانا کلیم صدیقی کے لئے کوئی نہ کوئی پیغام کہلواتے ،اور ہم لوگوں کو گھر کے فرد کی طرح محبت آمیز نصائح سے مالامال فرماتے۔ان کی باتوں میں ایسی تاثیر تھی ،اور روحانیت کا ایسا رعب ،کہ دماغ سے پہلے دل متأثر ہوتا تھا ،ہم سوچتے تھے کہ یہی باتیں تو سب لوگ کہتے ہیں ،لیکن خلوص وللّٰہیت ،ترغیب ودردمندی اور کسک اور فکر سے لبریز ان کی گفتگو اپنی الگ ہی تاثیر رکھتی تھی۔

خانقاہ رائے پور کے اکثر مشائخ اگر چہ گوشہ نشینی اور خلوت گزینی کے خوگر رہے ہیں ،اور دنیا کے جھمیلوں سے دور رہ کر ایک گوشہ میں بیٹھ کر بظاہر نفی واثبات کے ذکر اور الّا اللہ کی گونج میں زندگی کرنے کے عادی ہیں ،لیکن اسی کے ساتھ ان میں پوری ملت کی فکرمندی ،حکومت ومملکت کے رموز جاننے کی لگن ،اور ہر ادارہ اور ہر دینی تحریک کے بارے میں کلمہ خیر کہنے کی روایت بڑی مستقیم رہی ہے ،حضرت سنسار پوری کے پیر ومرشد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی زندگی میں ،ایک گوشے میں بیٹھ کر پورے عالم اسلام کی فکر کرنے ،اور سارے جہاں کا جائزہ لینے کے واقعات مسلم ہیں ،تقسیم ہند کے ہولناک فسادات کے دوران ہندوستانی مسلمانوں کے قلب وجگر کو حوصلہ دینے میں ان کا جو حصہ ہے اس سے تاریخ کا ہر طالب علم واقف ہے۔حضرت سنسار پوریؒ بھی اپنے اکابرین کی طرح سارے جہاں کا درد اپنے دل میں سمیٹے رہتے تھے ،اور ''شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق'' بن کر زندگی گذارتے تھے۔وہ ماہنامہ ارمغان کے ساتھ اس حقیر کی مشغولیت سے واقف تھے ،اور سمجھتے تھے کہ صحافت کی مشغولیت کے باعث شاید ان کو عالم اسلام کے حالات سے دل چسپی ہے ،اس لئے کئی بار فلسطینی مسلمانوں کے بارے میں ،عراق کے حالات سے متعلق ،اور افغانستان کے جیالے ملاؤں کے بارے میں خیر خواہی کا اظہار فرمایا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔خود اپنے ملک میں مسلمانوں کو جو آزمائشیں درپیش ہوتیں ،تو ایک دردمند مومن کی طرح ان پر کڑھتے ،تڑپتے اور اپنی بے چینی کا اظہار فرماتے۔اس کے لئے مشورہ دیتے ، ذہن سازی کی کوشش کرتے اور حوصلہ دیتے تھے۔مشکل سے مشکل حالات میں وہ ہمیشہ پرامید رہتے اور اسی کے ساتھ عزم و حوصلہ کی چٹان نظر آتے۔ ہر واقعہ میں خیر کا پہلو تلاش کر لیتے اور ہم لوگوں کو امید کا دامن نہ چھوڑنے اور صبر وضبط اور حوصلہ کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتے۔ بابری مسجد کے انہدام کا واقعہ پوری ملت کے لئے ایک سانحہ تھا ،حضرت کو بھی اس سے بڑی تکلیف پہنچی تھی ،اس موقع پر وہ مجسم کوہ وقار بنے رہے ،اور اپنے دردوغم کے اظہار کے ساتھ ،عوام وخواص کو مساجد کی آبادی کی طرف توجہ دلاتے رہے۔

حضرت سنسار پوریؒ نجیب الطرفین حسینی سادات کے چشم و چراغ تھے ،اور آل رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) میں ہونے کے باعث اتباع سنت کے کچھ زیادہ ہی حریص تھے ،اس لئے ان کی ہر مجلس میں اتباع سنت کی دعوت ،احیائے سنت کا شوق ،اور اشاعت سنت کی تڑپ پائی جاتی تھی ، وہ ہمیشہ عوام وخواص کو عموما ،اور اپنے مریدین ومسترشدین کو خصوصا ہر چھوٹی بڑی سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے اور ان کی سخت نگرانی فرماتے۔شکل و صورت ،لباس ،چال ڈھال ،رفتار وگفتار غرض ہر چیز میں اتباع رسول کی کوشش فرماتے اور اپنے متعلقین کو اس کی پرزور دعوت دیتے۔اس سلسلہ میں ضرورت کے وقت سختی سے کام لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اتباع سنت آپ کی کتاب زندگی کا ایسا ورق تھا جو سب سے زیادہ روشن اور تابناک تھا۔

دینی پیغام پہنچانے اور حق بات کہنے میں ان کے یہاں خورد وکلاں کی کوئی تفریق نہ تھی ،وہ بے جھجک ہر ایک کے سامنے

ARMUGHAN PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اپنی بات کہہ دیتے،اور کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ان کے برتاؤ میں بھی چھوٹے بڑے کا کوئی شائبہ نہیں تھا،اصلاح و تربیت اور دیگر معاملات میں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرتے اوراپنے بلند کردار سے سب کو مسحور کر دیتے۔

پھلت ،حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے عظیم المرتبت خانوادہ کا وطن مالوف رہا ہے،اس نسبت سے اور حضرت مولانا کلیم صدیقی سے عزیز داری کی وجہ سے حضرت سنسار پوری بار ہا پھلت تشریف لائے،اور ہم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ ان مواقع پر اکثر ان کی روحانی مجالس منعقد ہوتیں تو حضرت کے ارشادات وملفوظات کا فیض جاری ہوتا،اور آپ کی مستجاب دعاؤں سے شرابور ہونے کا موقع نصیب ہوتا۔کم ازکم دوبار حرمین شریفین کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے،اور واپس آتے ہوئے یہاں قیام فرمایا،تو ہم سب کو زیارت حرمین کی مقبول دعاؤں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔افسوس کہ ہمارے پاس ان مجالس میں بیان کئے گئے ملفوظات کا ذخیرہ محفوظ نہیں رہا، کہ وہ دوران سفر ایک صاحب دل کی زبان سے نکلے ہوئے مقدس کلمات تھے،اوران کی تاثیر وبرکت کا یہ راقم خود گواہ ہے۔

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا،تو باوجود ضعف وعلالت کے کرم فرمایا اور پھلت تشریف لے آئے، اس موقع پر مخدوم ومربی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم اور امیر الاولیاء حضرت مولانا افتخار الحسن کاندھلویؒ نے بھی پھلت کو رونق بخشی۔ ان اقطاب ثلاثہ کی موجودگی نے روحانیت اور نورانیت کی ایک کہکشاں پیدا کر دی تھی،اوران کے وجود کی برکت سے پھلت کا ذرہ ذرہ چمک اٹھا تھا،حضرت سنسار پوریؒ نے باصرار حضرت مولانا ندوی دامت برکاتہم سے مرحومہ کی نماز جنازہ کی امامت کروائی۔ اس موقع پر حضرت والا نے مزید کرم فرمایا اوراپنے تعزیتی کلمات اور درد دل میں ڈوبے ہوئے تأثرات سے بھی اہل خانہ اور متعلقین کو نوازا۔

پُھلت کی سرزمین کے لئے ایک یادگار لمحہ وہ بھی ہے جب جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ میں ’’دارالقرآن‘‘ کے نام سے ایک کثیر المقاصد عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا،حضرت والا اپنے بہت سے عوارض کے باوجود تشریف لائے اوراپنے دست مبارک سے اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھوایا۔

ماہنامہ ارمغان نے اپنی اشاعت کے بیس سال پورے کئے تو اپنی ٹوٹی پھوٹی بے بضاعت کوششوں کے اظہار کے لئے تحدیث نعمت کے طور پر اکابر علمائے کرام اور اپنے بزرگان و سرپرستان سے پیغام حاصل کئے گئے،حضرت سنسار پوریؒ نے بھی پورے شرح صدر کے ساتھ اس موقع پر اپنا پیغام ارسال فرمایا،اور ہم سب کی ہمت افزائی فرمائی،اور یہاں تک تحریر فرمایا:

’’(ماہنامہ ارمغان)عوام کے ساتھ ساتھ علمی حلقوں میں بھی دعوتی رسالہ ہونے کی حیثیت سے اپنی ایک شناخت اور پہچان رکھتا ہے،اس رسالہ کے مضامین کافی اہم ہوتے ہیں،جنھیں پڑھ کر جہاں دل و دماغ کو روحانی غذا فراہم ہوتی ہے،وہیں دعوت الی اللہ کا جذبہ،اور تبلیغ اسلام کا ولولہ بھی پیدا ہوتا ہے‘‘۔

حضرت اقدس کی شفقتیں،عنایتیں اور کرم فرمائیاں اوران سے ملاقاتوں کا سلسلہ اس قدر طویل ہے کہ ان کی یادوں کی یہ کہکشاں مسلسل ضیابار ہے،درجنوں یادیں ہیں جو دستک دے رہی ہیں،اور’’کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست‘‘ کی صدا لگا رہی ہیں،ان کے فیضان کی موسلا دھار بارش،بندگان خدا کے ساتھ ان کے حسن سلوک،عوام وخواص کا ان کی طرف رجوع، اور حضرت والا کی محبوبیت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ہر آنکھ کو آنسو دے گئے،اوراپنے اجالے سمیٹ کر دنیا کی بے ثباتی اور ویرانی میں اور اضافہ کر گئے،یہ باتیں شاید کسی کو مبالغہ محسوس ہوتی ہوں ،لیکن اپنا تجربہ اور حال تو یہی ہے کہ:

دیر وحرم میں روشنی،شمس وقمر سے ہوتو کیا
مجھ کو تو تم پسند ہو،اپنی نظر کو کیا کروں

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201 (U.P.)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

خبروں کی دنیا

News World

محمد ادریس ولی اللہی

ترکی کے زلزلہ زدگان کی امداد

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی ترکی کے زلزلہ زدہ علاقے انطا کیہ اور کہرمان مرعش پہنچے، جہاں انھوں نے ہزاروں کیمپوں میں پناہ گزیں متاثرہ خاندانوں کی دل جوئی کی اور ضرورت مندوں کے درمیان اپنے ہاتھوں فوڈ کٹس تقسیم کیے، یہ عمل الخیر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے انجام دیا گیا۔اس قیامت خیز زلزلہ نے ہزاروں خاندانوں کو نہ صرف اجاڑ دیا ہے، بلکہ بہت سارے معصوم بچوں سے والدین کا سایہ بھی اٹھ گیا ہے۔ان متاثرین سے ملاقات کے دوران چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو دیکھ کر مولانا مدنی آبدیدہ ہوگئے، انھوں نے بچوں سے بات چیت کی اور انطا کیہ میں ایک بچہ نے مولانا مدنی کے سامنے قرآن مجید کی ایک سورہ بھی سنائی۔

واضح ہو کہ ترکی میں پانچ لاکھ سے زیادہ مکانات یا تو بالکلیہ منہدم ہوگئے ہیں یا ناقابل رہائش حد تک مخدوش ہوگئے ہیں ۔ تاریخی شہر انطا کیہ جسے سلطان رکن الدین بیبرس نے 1268ء میں فتح کر کے سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا دیا تھا، آج بالکلیہ طور سے ویران پڑا ہوا ہے، لوگ مضافات شہر میں کیمپوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں، ایسے حالات میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی میں اولین ضرورت لوگوں کو دوبارہ آشیانہ فراہم کرنا ہے۔

اس سے پہلے جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے ترکی کے زلزلہ متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا تھا، اور انھوں نے ضرورت مندوں کے درمیان سخت سردی کے مدنظر ایک ہزار سلیپ گدے تقسیم کیے تھے۔

دھنی پور، ایودھیا میں بابری مسجد کی تعمیر کا اعلان

ایودھیا:۸ مارچ: (اردو دنیا نیوز ڈاٹ کام) ایودھیا میں بابری مسجد کے عوض دھنی پور گاؤں میں دی گئی زمین پر مسجد کا تعمیری کام رمضان کے مہینے کے بعد شروع ہوجانے کی توقع ہے، ایودھیا ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے ڈی اے) نے بورڈ کے ایک حالیہ اجلاس میں دھنی پور گاؤں میں مسجد کمپلیکس کی ترتیب (لے آؤٹ) کومنظوری دے دی ہے۔ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور اے ڈی اے کے صدر نتیش کمار نے کہا کہ حال ہی میں منعقدہ بورڈ اجلاس میں ایودھیا کی مسجد اور پیچیدہ منصوبے کے لئے زیر التوا درخواستوں کو منظوری دی گئی ہے۔کچھ خانہ پری کے بعد منظور شدہ ترتیب کو سنی سنٹرل وقف بورڈ کے حوالے کر دیا جائے گا۔وقف بورڈ نے کہا ہے کہ وہ اس تناظر میں رمضان کے بعد ایک اجلاس طلب کرے گا۔دھنی پور میں تعمیرات کی نگرانی کے لئے وقف بورڈ کے ذریعہ تشکیل دیئے گئے ٹرسٹ انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن (آئی آئی سی ایف) کے سکریٹری اطہر حسین نے کہا کہ ہم رمضان کے بعد ایک میٹنگ طلب کریں گے، جس میں ہم تعمیر شروع کرنے کے منصوبے کو حتمی شکل دیں گے۔اور مسجد کمپلیکس کی تعمیر شروع کرنے کے لئے آخری تاریخ کا بھی فیصلہ کریں گے۔رمضان کا مقدس مہینہ 22 مارچ سے شروع ہونے اور 21 اپریل کو اختتام پذیر ہونے کا امکان ہے۔خیال رہے کہ سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے 9 نومبر 2019 کو ایودھیا میں واقع اس مقام پر رام مندر کی تعمیر کا فیصلہ سنایا تھا، جہاں 16 ویں صدی کی بابری مسجد کو کارسیوکوں نے شہید کر دیا تھا،اس تعمیر میں ایک مسجد، اسپتال، کمیونٹی کچن اور میوزیم شامل ہوں گے۔

ARMUGHAN, PHULAT MUZAFFAR NAGAR-251201, (U.P.) www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آخری صفحہ

ماہ رمضان میں کرنے کا ایک کام

ٹرین میں افطار کا وقت ہوگیا تو ہم نے رفقاء کے ساتھ افطار کیا اور مغرب کی نماز ادا کی، ٹرین میں بہت بھیڑ تھی، سامنے کچھ کھادی پوش لیڈر ٹائپ لوگ بھی بیٹھے تھے، معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں آج کانگریس پارٹی کی ایک ریلی ہے، اسی میں یہ لوگ جارہے ہیں، نماز سے فارغ ہوکر ہم لوگوں نے کھانا نکالا اور سیٹ پر اخبار بچھا کر کھانا کھانے کیلئے رفقاء کے ساتھ بیٹھ گئے، سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں سے انسانی رواداری کے لحاظ سے یوں ہی اس حقیر نے کہا آیئے، جناب کھانا کھالیجئے، سامنے کے ایک کھادی پوش جن کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ پیشہ سے وکیل ہیں، انھوں نے کہا جی ضرور، اور یہ کہہ کر اوپر والی برتھ سے اپنے بیگ سے ٹفن نکال کر بیٹھ گئے، اور میری پلیٹ میں جس میں بھنا ہوا قیمہ نکلا ہوا تھا، اپنی سبزی نکالی اور ساتھ میں کھانے لگے، بڑی محبت سے بولے، ساتھ رہنا اور ساتھ کھانا، مسلسل وہ بڑی اپنائیت اور محبت کی باتیں کرتے رہے، دوسرے لوگوں کو بھی ہم نے کھانے کو کہا وہ سب لوگ بھی اپنے ناشتہ دان نکال کر کھانا کھانے لگے، کھانے کے بعد چائے والا آگیا، ہم نے سب کے لئے چائے لی، اور چائے پینے لگے، چائے پیتے ہوئے وکیل صاحب بولے، جی مولانا صاحب آج کل رمضان چل رہے ہیں نا، مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے رمضان کا مہینہ، سحری افطار اور راتوں کو گاؤں میں بہت رونق رہتی ہے، میں تو سال بھر انتظار کرتا ہوں، کب رمضان آئیں گے اور گاؤں میں رونق ہوگی، کہنے لگے، لوگ تو عید کے دن خوشی مناتے ہیں مگر مجھے تو بورسا لگتا ہے کہ یہ ساری رونق اب سال بھر کے لئے ختم ہورہی ہے، مزے مزے میں وکیل صاحب اپنے ساتھی سے معلوم کرنے لگے، رام کمار تمہیں معلوم ہے کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں، اس نے جواب دیا کہ جیسے ہمارے برت، ایسے ہی مسلمانوں کے روزے، وکیل صاحب نے لعن طعن کرنا شروع کردیا، کیا تمہارے گاؤں میں مسلمان نہیں رہتے؟ اس نے کہا ہاں رہتے ہیں، تو وکیل صاحب بولے، تم اپنے مسلمان بھائیوں کا کیا حق ادا کروگے، جب تمہیں ان کے نماز روزہ کے بارے میں بھی معلوم نہیں، برابر والے کیبن کے مسافر بھی بات سن کر جمع ہوگئے، وہ ایک ایک کرکے سب سے پوچھتے رہے، سب نے وہی بات کہی جو رام کمار نے کہی تھی، وہ روزہ کی حقیقت نہ معلوم ہونے پر سب کو شرمندہ کرتے رہے، اس حقیر نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہوگا کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں، وہ بولے مجھے کیوں نہ معلوم ہوگا میں تو آدھا مسلمان ہوں، میں نے عرض کیا کہ مسلمان تو آدھا ہونا ٹھیک نہیں، مسلمان کہتے ہیں ہر سچی بات کو ماننے والا، اور اپنے مالک کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والا، آدھا مسلمان تو نہیں ہونا چاہئے مسلمان تو پورا ہی ہونا چاہیئے، پھر بھی آپ بتایئے کہ روزے کیوں رکھے جاتے ہیں؟ میری قیمہ کی پلیٹ میں اپنی سبزی نکال کر میرے ساتھ کھانا کھانے والا، سال بھر رمضان کی رونق کا انتظار کرنے والا اور گویا اسلام پر اپنے کو پی ایچ ڈی سمجھنے والا، اس نے روزہ کے بارے میں بتانا شروع کیا: ایک بار حضرت محمد ﷺ (درود کے الفاظ بھی اس نے کسی طرح سے بولے) کی پتنی مدینہ سے بھاگ گئی، سارے اصحاب ڈھونڈتے رہے، مگر نہیں ملی، دو روز، تین روز، یہاں تک کہ ایک مہینہ تک وہ نہیں ملیں، محمد صاحب اور پورے اصحاب کے گھروں میں چولہا نہیں جلا، پھر ایک مہینہ کے بعد ایک دن ایک پہاڑ کے پیچھے وہ مل گئیں، سارے مدینہ میں میٹھی کھجوریں خوشی میں لٹائی گئیں، اس کی وجہ سے ایک مہینہ تک روزہ اور ان کے ملنے کی خوشی میں مسلمان عید مناتے ہیں۔

وکیل صاحب سے سنی ہوئی روزہ کی یہ تاریخ جب اس حقیر کو یاد آتی ہے تو اپنی غفلت پر پانی پانی ہونے کو دل چاہتا ہے، اور اپنے علماء کے اس خیال پر حیرت ہوتی ہے کہ دعوت کی اتمام حجت ہوگئی، حق کیا ہے سب کو معلوم ہوگیا۔ میدان میں جب برادران وطن کے درمیان جانا ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام کی بنیادی چیزوں کے بارے میں بھی کتنی غلط واقفیت ہے، کتنا سنہرا موقع ہو اگر افطار کے وقت مسجد نبوی کی طرح اپنی مسجدوں کے دروازے غیر مسلموں کے لئے کھول کر انہیں مدعو کیا جائے، اور ہدایت کے نصاب کے نزول کے اس مبارک مہینے میں قرآن کے حامل اپنے برادران وطن میں اسلام کی بنیادی چیزوں کے تعارف کی کوشش کی جائے کم از کم روزہ نماز عید بقرعید جیسی ان کے سامنے ہونے والی عبادات اور مواقع کے بارے میں ان کو بتایا جائے۔ کاش ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھتے!!

مولانا محمّد کلیم صدیقی